یا اللہ عزوجل

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ورفعنا لک ذکرک کا ہے سایہ تجھ پر
بول بالا ہے تیرا ذکر ہے اُونچا تیرا

مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعداء تیرے
نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

وارہ ضلع لاڑکانہ سندھ کے عاشق مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

# محمد پناہ اور جنگ ستمبر ۱۹۶۵ء

حالات وواقعات اور حقائق وشواہد کی روشنی میں

از قلم


عاشق مدینہ پاسبان مسلک رضا
مجاہدِ ملت الحاج پیر مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب قادری رضوی مدظلہ العالی
امیر جماعت رضائے مصطفیٰ پاکستان



ادارہ رضائے مصطفیٰ چوک دارالسلام گوجرانوالہ
☎ 055-4217986
0333-8159523

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم ط حسبنا اللّٰہ و نعم الو کیل علی اللّٰہ تو کلنا
الصلوٰۃ والسّلام علیک یا رسول اللّٰہ قلت حیلتی اغثنی و ادر کنی ○
قلنا ینار کونی بر دا و سلاما علیٰ ابراھیم (پارہ ۱۷، رکوع ۵)

''ہم نے فرمایا: اے آگ ہو جا ٹھنڈی اور سلامتی ابراہیم پر''

# بے خطر کود پڑا آتش نمرود میں ''عشق''

اسلامی سال کا آخری مہینہ ذوالحجہ مبارکہ سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی خصوصی یادیں لے کر جلوہ افروز ہوتا ہے، جس کے باعث عالم اسلام میں ہر طرف عید قربان و سنت قربانی کی تیاریاں شروع ہو جاتی ہیں اور قربانی کے جانوروں کے جلوس گلیوں، بازاروں، منڈیوں، چوراہوں میں سنت ابراہیمی کی یاد تازہ کراتے ہوئے رواں دواں ہوتے ہیں۔ ۞ واقعہ قربانی کے وہ سیرت ابراہیمی کا دوسرے مشہور واقعہ، آتش نمرود میں آپ کے جلوہ افروز ہونے، آگ کے گلزار ہو جانے اور آپ کے صحیح سالم آگ سے باہر تشریف لانے کا ہر طرف تذکرہ و چرچا ہوتا ہے۔ جس کی طرف علامہ اقبال مرحوم نے بھی درج ذیل شعر میں اشارہ کیا ہے کہ:

ے بے خطر کود پڑا آتش نمرود میں عشق
عقل ہے محو تماشائے لب بام ابھی

اور اسی واقعہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

ے آج بھی ہو جو ابراہیم کا ایماں پیدا
آگ کر سکتی ہے اندازِ گلستاں پیدا

اسی سلسلہ میں مزید فرماتے ہیں:

آگ ہے' اولاد ابراہیمؑ ہے نمرود ہے
کیا کسی کو پھر کسی کا امتحاں مقصود ہے

**اعجاز محمدی:** جس طرح آتش نمرود میں گلزار ابراہیم کا واقعہ ومعجزہ شہرۂ آفاق و زندۂ جاوید ہے۔ اسی طرح حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگ کے متعلق معجزات اور حضور کے غلاموں کی آگ کے متعلق کرامات کی بھی بکثرت روایات ہیں' جن میں ایک مشہور معجزہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے دستر خوان کا ہے کہ حضور علیہ السلام نے ایک مرتبہ ان کے ہاں کھانا تناول فرما کر دستر خوان سے ہاتھ مبارک اور منہ مبارک صاف فرمایا' جسے مولانا رومی علیہ الرحمۃ نے بھی کچھ اس طرح بیان فرمایا ہے کہ ''حضرت انس صحابی رضی اللہ عنہ کے ہاں مہمان آئے اور دستر خوان بچھایا گیا تو وہ بہت میلا کچیلا نظر آیا۔ آپ نے خادم کو فرمایا کہ اسے تنور میں ڈالو اور پھر نکال کر لے آؤ' جب خادم دستر خوان آگ میں ڈال کر واپس لایا تو میل کچیل ختم اور دستر خوان دودھ کی طرح صاف تھا' مہمانوں نے پوچھا یہ کیا ماجرا ہے؟ اس پر حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

گفت زانکہ مصطفیٰ دست و دہاں
پس بمالید اندریں دستار خواں

یعنی ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر کھانا تناول فرما کر دستر خوان سے ہاتھ مبارک اور منہ مبارک صاف فرمایا تھا جس کے بعد آگ اس پر اثر نہیں کرتی اور ہمیں اس کے دھونے کی ضرورت نہیں پڑتی' جب میلا کچیلا ہو جائے' آگ میں ڈال دیتے ہیں اور وہ صاف وشفاف ہو جاتا ہے۔ (مثنوی شریف' خصائص الکبریٰ جلد۲)

**لمحہ فکر یہ!** حضرت ابراہیم علیہ السلام پر بامرالٰہی آگ کا اثر انداز نہ ہونا بھی بڑی شانِ اعجازی کا حامل ہے مگر پیغمبر خدا کے جسم مبارک کی بہ نسبت دستر خوان اور کپڑے کو آگ کا نہ جلانا تو اس سے بڑھ کر شانِ اعجازی کا حامل ہے کہ حضور تو حضور آپ جس کپڑے کو استعمال فرمائیں وہ بھی جلنے سے محفوظ رہتا ہے۔ سبحان اللہ کیا شانِ محمدی کا مظاہرہ ہے۔

سچ ہے: میرے کملی والے کی شان ہی نرالی ہے

دو جہاں کے والی ہیں اور کملی کالی ہے (ﷺ)

**موئے مبارک:** ایک علوی بزرگ نے حلب کے حکمران کی عقیدت کو دیکھ کر اسے موئے مبارک یعنی سرکار کے بال شریف کا تبرک دیا۔ اس وقت تو وہ بہت خوش ہوا لیکن کچھ عرصہ کے بعد جب دوبارہ ملاقات ہوئی تو علوی صاحب نے اس کے چہرے پر ناگواری کے اثرات دیکھ کر وجہ پوچھی تو اس نے کہا "بعض لوگ کہتے ہیں کہ آپ کا تبرک اصلی نہیں"۔ علوی صاحب نے فرمایا "یہ کون سی بڑی بات ہے۔ آگ جلاؤ اور موئے مبارک لاؤ ابھی پتہ چل جاتا ہے"۔ چنانچہ اس حکمران نے جب موئے مبارک کو آگ میں داخل کیا تو اُس پر آگ کا کچھ اثر نہ ہوا۔ بلکہ پہلے سے زیادہ تازگی و تابندگی نظر آنے لگی۔ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم۔ ملخصاً) (الکلام المبین۔ الکلام المتین ۱۰۲/۸۴)

**آٹا بھی محفوظ:** دستر خوان کے مذکورہ معجزہ شریف کی طرح ایک یہ بھی معجزہ سننے میں آیا ہے کہ ایک مرتبہ قدرت الٰہی وشان اعجازی کے اظہار کیلئے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے تنور مبارک میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے گندھے ہوئے آٹے کی روٹیاں بنا کر لگائیں تو دست مبارک لگنے کے باعث تنور کی آگ نے ان پر بھی اثر نہ کیا اور روٹی نہ پکی اور پھر اسی طرح کچا آٹا نکال لیا گیا اور آٹا بھی دستر خوان کی طرح آگ کی تپش سے محفوظ رہا۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

**واقعہ سیدنا یاسر:** حضرت عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ مشرکین نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو آگ میں جلانے کی شدید تکلیف پہنچائی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ادھر گزر رہوا اور آپ نے ان کے سر پر ہاتھ مبارک پھیرتے ہوئے فرمایا:

**یا نار کونی بردا و سلاما علی عمار کما کنت علی ابراھیم**

اے آگ عمار پر سلامتی کے ساتھ ٹھنڈی ہو جا جس طرح تو ابراہیم علیہ السلام پر ٹھنڈی ہو گئی تھی۔ (اس پر جلن ختم ہو گئی) الخصائص الکبریٰ جلد ۲، ص ۳۱۸)

جلتی جانیں بجھاتے یہ ہیں    روتی آنکھ ہنساتے یہ ہیں
فیض جلیل خلیل سے پوچھو    آگ میں باغ کھلاتے یہ ہیں (اعلیٰ حضرت)

**مثال ابراہیم:** اسود عیسیٰ کذاب نے جب نبوت کا دعویٰ کیا اور علاقہ صنعاء پر غلبہ پایا تو حضرت ذؤیب رضی اللہ عنہ کو اپنا انکار اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کرنے پر آگ میں ڈال دیا مگر آگ نے کوئی نقصان نہ پہنچایا۔ ادھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ واقعہ اپنے صحابہ کو سنایا تو حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) نے کہا "الحمد للہ! کہ ہماری اُمت میں بھی اللہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مثال پیدا فرمائی"۔

(خصائص الکبریٰ جلد ۲، ص ۳۱۸)

اسود بن قیس کذاب نے جب یمن میں دعویٰ نبوت کیا تو حضرت ابو مسلم خولانی کو بلایا اور کہا "کیا میرے رسول اللہ ہونے کی گواہی دیتے ہو۔ فرمایا میں یہ نہیں سن سکتا"۔ اس نے کہا "کیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گواہی دیتے ہو۔ فرمایا ہاں۔ پھر اس نے بہت بڑی آگ جلائی اور ابو مسلم کو اس میں ڈال دیا مگر آگ نے کوئی نقصان نہ پہنچایا۔ اس پر اسود کو کہا گیا کہ ان کو یہاں سے نکال دو۔ ورنہ تیرے

پیروکاروں کا معاملہ بگڑ جائے گا۔ چنانچہ اس نے آپ کو کہا یہاں سے مدینے چلے جاؤ جب آپ مدینہ منورہ پہنچے تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا دورِ خلافت شروع ہو چکا تھا۔ حضرت ابو مسلم نے جب آپ کو اپنا واقعہ سنایا تو حضرت صدیق اکبر نے کہا ''اللہ کا شکر ہے، جس نے مجھے موت سے قبل ایسا شخص دکھایا جس کے ساتھ حضرت ابراہیم علیہ السلام جیسا معاملہ فرمایا''۔ (حوالہ مذکورہ)

**شیخ حسن ۱۰۳ مجذوب** (رحمۃ اللہ علیہ): بادشاہ سکندر لودھی (علیہ الرحمۃ) کے عاشق تھے۔ ان کی بار بار آمد و رفت سے اُکتا کر متعدد مرتبہ بادشاہ نے ان کو جیل خانہ میں بند کیا مگر وہ روحانی و غیبی طور پر خود بخود جیل خانہ سے رہا ہو کر پھر گھومنے پھرنے لگتے۔ ایک مرتبہ بادشاہ اپنے خاص محل کے اندر بیٹھا تھا کہ مجذوب وہاں بھی جا پہنچے۔ بادشاہ نے کہا ''آپ بغیر اجازت یہاں کیوں آ گئے؟'' فرمایا ''میں تیرا عاشق ہوں، تجھے دیکھنے کیلئے آ گیا ہوں''۔ بادشاہ کے پاس کوئلوں سے بھری ہوئی انگیٹھی جل رہی تھی۔ اس نے مجذوب کی گردن پکڑ کر ان کا سر جلتی انگیٹھی پر رکھ دیا اور کافی دیر ان کا سر منہ آگ پر رکھنے کے بعد جب چھوڑا تو مجذوب کے سر اور چہرے پر آگ کا کوئی اثر نہ تھا۔

**سبحان اللّٰہ وبحمدہٖ سبحان اللہ العظیم**

(اخبار الاخیار ص ۲۹۰، از شیخ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ)

**فاروق اعظم** رضی اللہ عنہ: کے دورِ خلافت میں مدینہ طیبہ میں کسی گھر کو آگ لگ گئی تو جناب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ایک چیتھڑے پر لکھا ''اے آگ! حکم خداوندی سے تھم جا''۔ لوگوں نے یہ چیتھڑا آگ میں ڈال دیا تو آگ فوراً بجھ گئی۔

(جامع کرامات اولیاء جلد ۱، ص ۴۵۳، بحوالہ تفسیر کبیر)

**خواجہ عثمان ہارونی:** (پیرو مرشد خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہما) کا ایک مرتبہ مجوسیوں پر گزر ہوا جو آگ کی پوجا کرتے تھے۔ آپ ایک درخت کے سایہ میں مصلّٰی بچھا کر نماز میں مشغول ہو گئے اور اپنے خادم شیخ فخر الدین کو آگ لانے کو فرمایا۔ خادم مجوسیوں کے پاس گیا تو انہوں نے آگ دینے سے انکار کر دیا۔ اس نے واپس آ کر قصہ بیان کیا تو آپ خود مجوسیوں کے پاس تشریف لے گئے۔ وہاں ایک شخص تخت پر بیٹھا اپنے ایک سات سالہ بچے کے ہمراہ آگ کی پوجا کر رہا تھا۔ آپ نے اسے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ "اس حقیر آگ کی پوجا بے فائدہ بلکہ نقصان دہ ہے۔ اسے چھوڑ دو اور اپنے خالق و مالک (عزوجل) کی عبادت کرو"۔ مجوسی بولا کہ "ہمارے دین میں آگ حقیر نہیں بلکہ بڑی چیز ہے"۔ آپ نے فرمایا کہ "تم کافی عرصہ سے اس کی پوجا کر رہے ہو کیا یہ ممکن ہے کہ تم اس میں اپنا ہاتھ ڈالو اور وہ اسے نہ جلائے"۔ مجوسی بولا کہ "آگ کی خصوصیت جلانا اور خاکستر کرنا ہے، کسی کو اس کی ہمت نہیں کہ وہ اپنی انگلی تک اس میں ڈالے اور وہ جلے بغیر واپس آ سکے"۔ اس پر حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ عنہ اس کے سات سالہ بچے کو اُٹھا کر آگ میں داخل ہو گئے اور کچھ دیر تک دونوں آگ میں رہے مگر آگ ان کے مبارک کپڑوں کو بھی نہ جلا سکی۔ ادھر مجوسیوں میں شور و غل مچ گیا اور وہ سینکڑوں کی تعداد میں آگ کے ارد گرد جمع ہو کر اس کرامت کا مشاہدہ کرنے لگے اور ان کی حیرت کی کوئی حد نہ رہی۔ ❖ حضرت خواجہ صاحب جب صحیح سلامت اس بچے کے ہمراہ آگ سے باہر تشریف لائے تو آتے ہی ان کو مسلمان ہونے کا حکم دیا۔ چونکہ وہ آپ کی اس کرامت کے دیکھتے ہی دل ہی دل میں گرویدۂ اسلام ہو چکے تھے۔ اس لئے ارشاد سنتے ہی کلمہ پڑھ

کر آغوشِ اسلام میں آ گئے۔ ❁ آپ نے کچھ عرصہ وہاں رہ کر انہیں اسلامی تعلیمات سے روشناس کرایا اور پھر وہاں سے رخصت ہو گئے۔ (انیس الارواح ص ۷۔۸)

**شیخ محی الدین** ابن عربی (علیہ الرحمۃ) کے پاس ایک شخص آیا، جس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ کے نہ جلانے کا انکار کیا اور کہا ''ایسا نہیں ہو سکتا''۔ آپ نے فرمایا ''اگر میں تجھے دکھا دوں کہ ارشاد خداوندی سچ ہے کہ آگ نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو نہیں جلایا اور اللہ کریم نے اپنے ارشاد کے مطابق اسے ٹھنڈا اور سلامتی والا بنا دیا اور میں ابراہیم علیہ السلام کا دفاع کرتے ہوئے ان کا نائب بن جاؤں تو تیرا کیا خیال ہے؟'' منکر کہنے لگا ''ایسا ہونا ناممکن ہے'' صاحب مقام ولی نے فرمایا کیا یہ سامنے (انگیٹھی والی) آگ جلانے والی ہے کہ نہیں؟ کہنے لگا یہ تو جلاتی ہے فرمانے لگے اب ذرا دیکھ پھر آگ اٹھائی اور انگیٹھی منکر کی گود میں پلٹ دی۔ کافی دیر تک آگ اس کی گود میں پڑی رہی اور وہ اپنے ہاتھ سے اسے الٹتا پلٹتا رہا وہ حیران تھا کہ آگ کیوں نہیں جلا رہی ہے۔ ❁ آپ نے پھر وہ آگ اُٹھائی اور انگیٹھی میں ڈال دی۔ پھر فلسفی سے فرمانے لگے اب ذرا ہاتھ آگ کے قریب کیجئے۔ اس نے ہاتھ بڑھایا تو آگ نے ہاتھ جلا دیا۔ حضرت فرمانے لگے کہ ''جناب ابراہیم علیہ السلام کا معاملہ بھی ایسا ہی تھا۔ یہ آگ بے چاری تو مامور من اللہ ہے۔ حکم ہو تو جلاتی ہے حکم نہ ہو تو نہیں جلاتی۔ اللہ کریم جو چاہے کرتا ہے''۔ اب فلسفی کی آنکھیں کھلیں۔ ایمان لایا اور معجزات انبیاء علیہم السلام کا قائل ہوا۔

(کتاب جامع کرامات اولیاء، حصہ اوّل، از علامہ نبہانی رحمۃ اللہ علیہ ص ۱۵۵۔۱۵۶)

**لمحہ فکریہ!** مجبوبان خدا پر خصوصی فضل خدا کے باعث قدرت و مشیت کے تحت محبوبانِ خدا کے وسیلہ سے ان کی عظمت و شان کے اظہار اور منکرین اسلام و شان رسالت و

ولایت پر اتمام حجت کیلئے قدرت ومشیت کے تحت اختصار کے باوجود جو مدلل و مفصل معجزات و کرامات کے ایمان افروز روح پرور واقعات نقل کئے گئے ہیں۔ ۱۱ فروری ۱۹۹۸ء بروز بدھ موضع وارہ ضلع لاڑکانہ صوبہ سندھ پاکستان میں "عاشق مصطفیٰ محمد پناہ" کا مشہور عام واقعہ بھی انہی مذکورہ واقعات کی ایک کڑی اور اسی سلسلہ کا تسلسل ہے۔ جو مذکورہ معجزات و کرامات پس منظر میں ہرگز باعث تعجب و انکار نہیں' جیسے وہ معجزات و کرامات ممکن و واقع ہیں۔ اسی طرح محمد پناہ کا واقعہ بھی ممکن و واقع ہے جو قدرت خداوندی وشانِ رسالت کے اظہار وشان اعجازی سے قطعاً بعید ومحال نہیں اور ابوجہل کی ضد اور اڑی کا کوئی علاج نہیں۔ ﴿﴾ اس نے جادو کہہ کر انکار واستہزاء کیا اور آج کل کے اس کے پیروکار ڈرامہ کہہ کر انکار واستہزاء کر رہے ہیں' جس سے حقیقت کا انکار نہیں ہوسکتا۔ منکرین پر ہی شانِ رسالت ۔کہ انکار کا زوال وو بال پڑے گا۔

محمد پناہ کے واقعہ کی تفصیلات اخباری و واقعاتی شواہد وحوالہ جات کی روشنی میں آئندہ صفحات میں پیش کی جارہی ہیں' جن کے بعد

ستمبر ۶۵ء کی پاک بھارت جنگ کے دوران محبوبانِ خدا کی روحانی امداد وتصرفات کے اخباری و واقعاتی حقائق وشواہد بھی پیش کئے گئے ہیں' جن کی روشنی میں مذہب حق اہلسنّت و مسلک اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی حقانیت و صداقت روز روشن کی طرح واضح ہے۔

..............................

## نذرانۂ عقیدت بخدمت ''محمد پناہ ٹوٹانی''

نتیجہ فکر: ایم ایس سعیدی صاحب لاہور

واری ہے زندگانی محمد پناہ ٹوٹانی
دعوے نہیں زبانی محمد پناہ ٹوٹانی

کودا ہے آگ میں تو پھر بھی رہا سلامت
سچی تیری کہانی محمد پناہ ٹوٹانی

''ہارون'' کو ملی ہے ذلت و نامرادی
اور تجھ کو شادمانی محمد پناہ ٹوٹانی

ذوق یقین تجھ سا مل جائے کاش ہم کو
بن جائیں کاش ''ثانی محمد'' پناہ ٹوٹانی

یہ معجزہ نبی کا ''مسلم'' اگر نہ مانے
کیا اس کی مسلمانی محمد پناہ ٹوٹانی

علم و عمل میں تیرے دن رات ارتقاء ہو
قائم رہے جوانی محمد پناہ ٹوٹانی

اب تیرے نام سے ہے مشہور لاڑکانہ
گئیں شہرتیں پرانی محمد پناہ ٹوٹانی

سرکار کا گدا تو تیرا گدا سعیدیؔ
کر اس پہ مہربانی محمد پناہ ٹوٹانی

(بشکریہ ماہنامہ ''فیضان مدینہ'' لاہور)

محمد پناہ کے مناظرہ والے تبلیغی اشتہارات

نبی غیب دان کے علم کا بیان
احمد مختار کے اختیارات کا بیان

## رسول اللہ کے حاضر و ناظر ہونے کا بیان

### ودیگر مدلل و مفصل تبلیغی اشتہارات

ہدیہ فی اشتہار ۱۰ روپے ڈاک ٹکٹ

ملنے کا پتہ: ادارہ رضائے مصطفیٰ چوک دارالسلام گوجرانوالہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

اے زندہ نبی مختار نبی 'اے نبیوں کے سرتاج نبی

عقبیٰ میں بھی تیری شاہی ہے 'دنیا میں بھی تیرا راج نبی

زندہ ومختار نبی زندہ باد...... حاضر ناظر نبی زندہ باد...... مسلک اعلیٰ حضرت زندہ باد

## نبی مختار و حاضر و ناظر کے مسئلہ پر آگ میں کودنے کا عملی مناظرہ

عاشق رسول ''محمد پناہ'' صلوٰۃ وسلام پڑھتا ہوا آگ میں کودا اور سلامت رہا۔ (الحمد للہ)

نبیٔ مختار و حاضر و ناظر کا مخالف آگ میں جھلس گیا۔ (والعیاذ باللہ)

لاڑکانہ میں عجیب وغریب مناظرہ کا یادگار تاریخی واقعہ پڑھیے اور اسے عام فرمایئے

**''نوائے وقت'' راولپنڈی:** لاڑکانہ موضع وارہ میں ۱۱ فروری بدھ کے روز دو افراد میں اس بات پر مناظرہ ہو گیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حاضر و ناظر اور نبی مختار ہیں جس پر ایک شخص نے اس بات کو ماننے سے انکار کر دیا۔ دونوں دیہاتیوں میں یہ شرط لگ گئی کہ آگ میں کود جاتے ہیں جو سچا ہوگا وہ آگ سے محفوظ رہے گا۔ چنانچہ محمد پناہ نامی شخص حضور علیہ السلام پر درود وسلام پڑھتا ہوا دوسرے شخص کے ساتھ آگ میں کود پڑا تاہم خدا کی قدرت اور درود پاک کی برکت سے محمد پناہ صحیح سلامت رہا جبکہ نبیٔ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر نہ ماننے والا دیہاتی ہارون بری طرح جھلس گیا جسے ہسپتال میں داخل کرا دیا گیا ہے۔ سینکڑوں افراد نے یہ منظر دیکھا اور ان پر رقت طاری ہو گئی''۔

(روزنامہ نوائے وقت راولپنڈی ۱۴ فروری ۹۸ء)

**''جرأت'' کراچی:** لاڑکانہ موضع وارہ میں بدھ کے روز دو افراد میں اس بات پر

مناظرہ ہوگیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حاضر و ناظر اور نبی مختار ہیں، جس پر ایک شخص نے اس بات کو ماننے سے انکار کردیا۔ دونوں میں یہ شرط پڑی کہ آگ لگا کر اس میں کود جاتے ہیں جو سچا ہوگا وہ آگ سے محفوظ رہے گا۔ چنانچہ محمد پناہ نامی شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام پڑھتا ہوا دوسرے شخص کے ساتھ آگ میں کود پڑا۔ تاہم خدا کی قدرت اور درود پاک کی برکت سے محمد پناہ صحیح سلامت رہا جبکہ نبیؐ پاک کو حاضر و ناظر نہ ماننے والا دیہاتی ہارون بری طرح جھلس گیا جسے ہسپتال میں داخل کر دیا گیا۔ سینکڑوں لوگوں نے اس منظر کو دیکھا اور اُن پر رقت طاری ہوگئی''۔

(روزنامہ جرأت کراچی ۱۳ فروری ۱۹۹۸ء)

## نمائندہ خصوصی '''رضائے مصطفٰے'' لاڑکانہ

بخدمت مدیر رضائے مصطفٰے! السلام علیکم! احوال یہ ہے کہ بتاریخ ۱۱ فروری ہمارے علاقہ وارہ (لاڑکانہ) میں ایک دیوبندی نے ایک عاشق رسول (سنی بریلوی) سے بحث کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مختار و حاضر و ناظر نہیں جبکہ سنی بریلوی نے کہا کہ ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم مختار و حاضر و ناظر ہیں۔ آخر یہ طے ہوا کہ آگ میں کودتے ہیں جو سچا ہوگا آگ سے بچ نکلے گا اور جو جھوٹا ہوگا جل جائے گا۔ کافی لوگ کھڑے تھے۔ دیوبندی نے وضو کر کے دو نفل پڑھے اور قرآن کریم کی سورتیں پڑھ کر اپنے جسم پر دم کرتا رہا۔ ہمارے ساتھی عاشق رسول محمد پناہ نے بھی نفل پڑھے اور صلوٰۃ و سلام پڑھتا ہوا آگ کی طرف بڑھا، آگ کے شعلے بہت تیزی سے آسمان کی طرف اُٹھ رہے تھے اور محمد پناہ آگ کے بیچ میں صحیح سلامت الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھتے ہوئے کھڑے تھے جبکہ خدا کی قسم وہابی دیوبندی آگ میں داخل ہوا تو اس کی ٹانگیں، پاؤں اور

داڑھی کے بال وغیرہ جل گئے اور اس کی صورت خوفناک ہوگئی جیسے کوئی خطرناک جانور ہوتا ہے۔ بالآخر اس کے ساتھی اسے ہسپتال لے گئے اور وہ زیر علاج ہوگیا مگر عاشق رسول محمد پناہ کافی وقت آگ میں رہ کر نعرے لگاتا ہوا اور صلوٰۃ وسلام پڑھتا ہوا بخیرت آگ سے نکل آیا اور اُس نے کہا خدا کی قسم! آگ مجھے بہت ٹھنڈی لگ رہی تھی۔ یہ منظر دیکھنے کے قابل تھا۔ کافی اخباروں میں بھی واقعہ شائع ہوا ہے۔ سچ ہے:

؎ آج بھی جو ہو ''ابراہیم'' کا ایماں پیدا
آگ کر سکتی ہے اندازِ گلستاں پیدا

(فقیر محمد بخش)
(بگھیو نقشبندی پوسٹ تعلقہ وارہ ضلع لاڑکانہ)

**روزنامہ ''قومی اخبار'' کراچی:** نے بھی ۱۸ فروری کی اشاعت میں عاشق رسول محمد پناہ کا واقعہ شائع کیا ہے اور لکھا ہے کہ لاڑکانہ میں اہلسنّت وجماعت کے رہنما مولوی تاج محمد نے بتایا ہے کہ واقعہ کے روز دونوں مذکورہ اشخاص جب ملے تو وہ پہلے ایک دوسرے کے واقف نہیں تھے اور نہ ہی جانتے تھے۔ ضد پہلے ہارون گاڈچو نے کی اور محمد پناہ کو مجبور کیا کہ آگ میں کودا جائے۔ اس واقعہ کو دیکھنے کیلئے سینکڑوں افراد موجود تھے' جس میں غلام حسین گاڈچو' غلام علی گاڈچو' راجھن پیرزادہ' غلام حسین گاڈچو اور عبدالرحیم گاڈچو شامل ہیں۔ واقعہ ہذا کے بعد مولوی تاج محمد نے ڈیڑھ سو سے زائد افراد کے ہمراہ وارہ پریس کلب میں پریس کانفرنس کی۔ اس موقع پر ان کے ہمراہ محمد پناہ بھی تھے۔

(روزنامہ قومی اخبار کراچی ۱۸ فروری ۱۹۹۸ء)

**روزنامہ ''خبریں'' لاہور** (۲۴ فروری): نے لکھا ہے کہ ''لاڑکانہ کے نواحی گاؤں وارہ سے موصولہ اطلاعات میں کہا گیا ہے کہ علاقہ کے ایک شخص نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر وناظر ہونے سے انکار کردیا' جس پر اسی علاقہ کے دوسرے شخص

نے اس سے مناظرہ کیا اور پھر یہ شرط طے پائی کہ اس امر کا فیصلہ آگ سے گزر کر کیا جائے گا جو حق پر ہوگا وہ آگ سے محفوظ رہ گا۔ چنانچہ آگ جلائی گئی اس موقع پر سینکڑوں افراد جمع ہو گئے' جن کے سامنے محمد پناہ نامی شخص درود وسلام پڑھتا ہوا' آگ سے گزر گیا اور اللہ کی قدرت سے وہ بالکل صحیح سلامت رہا۔ آگ اسے کوئی گزند نہ پہنچا سکی جس کے بعد ہارون نے آگ سے گزرنے کیلئے پاؤں رکھا ہی تھا کہ وہ جھلس گیا۔ اس منظر پر تمام افراد باآواز بلند درود وسلام پڑھنے لگے''۔

**ایک آنکھ میں ''اللہ'' ایک آنکھ میں ''محمد''**: روکھڑی کے ایک شہری کی مرغی کے چوزوں میں ایک ایسا چوزہ پیدا ہوا ہے جس کی ایک آنکھ پر اسم ''اللہ'' اور دوسرے پر اسم ''محمد'' (ﷺ) کا لفظ واضح ہوا ہے۔ (روزنامہ خبریں لاہور ۲۶ فروری)

سرگودھا کے نواحی قصبہ ساہیوال میں ماسٹر محمد مختار کے پاس ایک پتھر دو ٹکڑے ہوا تو ایک حصہ پر نام ''محمد'' (ﷺ) نمایاں تحریر ہے۔ (روزنامہ جنگ لاہور ۱۲ فروری)

**قدرت کی طرف سے اتمام حجت**: حق اور باطل کی آویزش کا سلسلہ ہمیشہ سے ہے اور رہے گا۔ خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو حق اور باطل کے درمیان امتیاز رکھتے ہیں اور حق کی پیروی کر کے اپنی آخرت سنوارتے ہیں اور بدقسمت ہیں وہ لوگ! جو کھلی آنکھ سے حق کو دیکھتے تو ہیں مگر اپنی جھوٹی انا کی تسکین کیلئے حق کی بجائے باطل کی پیروی کر کے دنیا وآخرت میں خسارے کا سودا کرتے ہیں۔ نمرود نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا تو اس کی آنکھوں کے سامنے اُن پر آگ گلزار بن گئی' جب کفار نے دیکھا کہ آگ نے انہیں نہیں جلایا تو انہوں نے کہا کہ ابراہیمؑ نے آگ پر جادو کر دیا ہے پھر جب انہوں نے ایک بوڑھے کو آگ میں ڈالا تو آگ نے اُسے جھلس کر رکھ دیا مگر نمرود اپنے کفر پر قائم رہا اور ایمان اُس کو نصیب نہ ہو سکا۔

**محمد پناہ:** اب حال ہی میں لاڑکانہ کی سرزمین پر موضع وارہ میں ایک دیوبندی وایک صحیح العقیدہ سنی میں حضور علیہ السلام کے حاضر وناظر اور مختار ہونے پر مناظر ہوا۔ دونوں نے حق و باطل میں تمیز کا معیار آگ کو مقرر کیا۔ آگ نے محمد پناہ سنی صحیح العقیدہ کو پناہ میں رکھتے ہوئے ہارون نامی منکر کو جلا کر فیصلہ ظاہر کر دیا کہ حق کدھر ہے اور باطل کدھر۔ یہ محیر العقول سچا واقعہ جل جانے والے ہارون کے ہم عقیدہ لوگوں کیلئے تازیانۂ عبرت اور ان پر اتمام حجت ہے کہ نمرود کی پیروی وہٹ دھرمی کی بجائے حق کو قبول کرو۔ محبوبِ خدا امام الانبیاء کے حاضر وناظر اور نبی مختار ہونے پر ایمان لاؤ اور اپنی آخرت سنوارنے کیلئے بدعقیدگی ختم کرو اور سچے دل سے تائب ہوکر انکارِ شان رسالت سے باز آؤ اور جن کا کلمہ پڑھتے ہو ان کی تنقیص شان کی بجائے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے ہمنوا ہو کر اس طرح آقا کے گیت گاؤ کہ:

دہن میں زباں تمہارے لئے، بدن میں ہے جاں تمہارے لئے
ہم آئے یہاں تمہارے لئے، اُٹھیں بھی وہاں تمہارے لئے

THE DAILY SAMAJ
روزنامہ
سماج

## نبی کی شان کا انکاری قہر خداوندی کا شکار ہو کر بستر مرگ پر لگ گیا

حافظ آباد (نامہ نگار سماج) لاڑکانہ کے محمد ہارون کے آگ میں جلنے کے بعد حافظ آباد کے نواحی قصبہ چک بھٹہ میں بھی ایک واقعہ نبی کریم ﷺ کے علم غیب حاضر و ناظر اور درود و سلام کے انکاری ہونے پر گزشتہ روز یہاں حافظ آباد کے نواحی قصبہ چک بھٹہ میں ایک خطیب قہر خداوندی کی زد میں آ گیا۔ تفصیلات کے مطابق دو ماہ قبل لاڑکانہ میں محمد پناہ اور ہارون نامی اشخاص میں انہیں مسائل پر تکرار ہو گئی جس کے نتیجے میں انہوں نے ایک دوسرے سے کہا کہ آؤ آگ میں چھلانگ لگاتے ہیں جو حق پر ہو گا وہ محفوظ رہے گا چنانچہ عینی شاہدوں کے مطابق محمد پناہ اور ہارون نے آگ میں چھلانگ لگا دی جس کے نتیجہ میں محمد پناہ محفوظ اور سلامت رہا جبکہ ہارون نامی شخص آگ میں بری طرح جھلس گیا جسے بعد ازاں ہسپتال داخل کروا دیا گیا اس واقعہ کی خبریں قومی اخبارات کے صفحات میں بھی شہ سرخیوں سے شائع ہوئیں۔ گزشتہ دنوں علماء کرام کی دعوت پر محمد پناہ حافظ آباد گوجرانوالہ تشریف لائے تو انہوں نے علماء کرام کی موجودگی میں اس سچے واقعہ کو خود بھی سنایا محمد پناہ کی زبانی یہ واقعہ سن کر حافظ آباد کے قریب چک بھٹہ میں رضائے مصطفیٰ میں مولوی محمد سلیم نے دوران تقریر نبی کریم ﷺ کی عظمت بیان کرتے ہوئے یہ واقعہ سنایا جس پر مخالف مسلک کے مولوی اور جامعہ فاروقیہ چک بھٹہ کے مدرس حافظ محمد ابوبکر نے دوران جمعۃ المبارک خطاب کرتے ہوئے کہا کہ یہ واقعہ جھوٹ کا پلندہ ہے میں خود نبی کریم ﷺ کے حاضر و ناظر ہونے علم غیب اور درود و سلام کا انکاری ہوں مجھ پر قہر خداوندی نازل ہو تو مانوں عینی شاہدوں کے مطابق اس خطاب کے ٹھیک تین گھنٹے بعد مذکورہ مدرس حافظ محمد ابوبکر فالج کے مرض میں مبتلا ہو گیا [illegible] اس واقعہ کی تصدیق [illegible] افراد سے بھی کی ہے

(۱۴-۴-۱۹۹۸)

DAILY NAWA-I-WAQT
RAWALPINDI
ISLAMABAD
روزنامہ
بانی حمید نظامی مرحوم
نوائے وقت
ایڈیٹر مجید نظامی
راولپنڈی / اسلام آباد
راولپنڈی / اسلام آباد، لاہور، کراچی اور ملتان سے بیک وقت شائع ہوتا ہے

| شمارہ | رجسٹرڈ نمبر | صفحات | قیمت | | جلد |
| --- | --- | --- | --- | --- | --- |
| 210 | ایس ایل آر 003 | 14 | 7 روپے | 16 ذیقعد 1418ھ 14 اپریل 1998ء 2 بیساکھ 2054 ب<br>فون راولپنڈی 562675-77 اسلام آباد 202641-44 | 44 |

## نبی کریم کو حاضر و ناظر اور مختار ماننے والا آگ سے بچ نکلا مخالف جھلس گیا

### لاڑکانہ کے دو دیہاتیوں نے ان مسائل پر شرط لگائی اور پھر دونوں نے آگ میں کودنے کا فیصلہ کیا

### محمد پناہ نوناری درود و سلام پڑھتا ہوا مخالف شخص کے ساتھ آگ کے اندر چلا گیا

لاڑکانہ (بی بی سی) سندھ کے دو دیہاتیوں میں اس بات پر تنازعہ ہو گیا کہ حضور اکرم حاضر و ناظر اور مختار کل ہیں جس پر ایک شخص نے اس بات کو ماننے سے انکار کر دیا اور دونوں میں [illegible] یہ شرط لگی کہ آگ میں کود جائیں جو سچا ہو گا وہ آگ سے محفوظ رہے گا۔ چنانچہ محمد پناہ نوناری نامی شخص حضور [illegible]
ص

DAILY
NAWA-I-WAQT
LAHORE
روزنامہ
نوائے وقت
لاہور

| شمارہ | رجسٹرڈ نمبر ایل | صفحات | | جلد |
| --- | --- | --- | --- | --- |
| 340 | 203 | 16 | ذیقعد 1418ھ ۔ 14 اپریل 1998ء ۔ 2 بیساکھ 2054 ب<br>فون نمبر 54 - 6367551 - 6302050 قیمت 5 روپے | 57 |

## درود شریف پڑھتا ہوا شخص آگ سے محفوظ رہا

MEMBER APNS

باقاعدہ تصدیق شدہ ● کثیر الاشاعت قومی اخبار

ABC CERTIFIED

THE DAILY JUR'AT LAHORE

روزنامہ جرأت

لاہور پاکستان

چیف ایڈیٹر جمیل اطہر

ایڈیٹر عرفان اطہر قاضی

لاہور، راولپنڈی اور مظفر آباد (آزاد کشمیر) سے بیک وقت شائع ہوتا ہے

MONDAY FEBRUARY 23,1998

جلد ۱۰ | رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-232 | پیر 25 شوال 1418ھ 23 فروری 1998ء 11 پھاگن 2054 ب | شمارہ 52


بے خطر کود پڑا آتشِ نمرود میں عشق — عقل ہے محوِ تماشائے لبِ بام ابھی

# محمد ﷺ کے دیوانے کیلئے آگ گلزار بن گئی، منکر جھلس گیا

**لاڑکانہ کے نواحی گاؤں میں عاشق رسول محمد پناہ نونانی کا منکر رسول ہارون نامی شخص سے مناظرہ ہوا جو گھنٹوں جاری رہا**

ہارون نے حضور ﷺ کو حاضر ناظر ماننے سے انکار کیا تو محمد پناہ نے کہا کہ دونوں آگ میں کود کر دیکھ لیتے ہیں کہ کون بچتا ہے

**دونوں بیک وقت بھڑکتی آگ میں کودے تو درود پاک کی برکت سے محمد پناہ بالکل محفوظ رہا جبکہ ہارون بری طرح جھلس گیا**

شارح بخاری:۔ علامہ قسطلانی اور شارح موطا علامہ زرقانی رحمہم اللہ علیہما نے فرمایا کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ظاہری زندگی اور آپ کے پردہ فرمانے کے بعد اس بات میں کوئی فرق نہیں کہ آپ اپنی امت کا مشاہدہ فرماتے ہیں۔ اور ... احوال و نیات و عزائم و خواطر و خیالات کی بھی معرفت رکھتے ہیں ہے اور ... اطلاع فرمانے سے یہ سب کچھ آپ پر ایسا ظاہر ہے جس میں کوئی خفا نہیں۔ (شرح مواہب لدنیہ جلد ۸ صفحہ ۳۰۵)

شارح مشکوٰۃ:۔ شیخ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے فرمایا علمائے امت میں سے کسی ایک کا بھی اس میں اختلاف نہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بحقیقت حیات ... آپ ... اعمال امت پر حاضر و ناظر ہیں۔ اور متوجہان آنحضرت کو فیض پہنچانے اور ان کی تربیت فرماتے ہیں۔" (حاشیہ اخبار الاخیار صفحہ ۱۵۵)

## واقعہ وارہ اور روزنامہ "صداقت" لاہور

آج کا دور مادی دور سمجھا جاتا ہے اور مذہب کو پرائیویٹ قرار دے کر سیکولرازم کو سیاست میں غلبہ دینے کی کوشش کی جاتی ہے مگر اس ساری جدوجہد کے باوجود روحانیت اپنا رنگ دکھاتی ہے۔ قدرت معجزات کا اظہار کرتی ہے۔ اخبارات میں چھپتا رہتا ہے کہ کسی سیب یا کیلے پر اللہ کا نام لکھا ہوا ہے، کسی جانور پر خدا اور مصطفٰے کے اسماء گرامی کندہ ہیں۔ ان واقعات کے ظہور سے دل کی کائنات کو سرور اور روح کو نور ملتا ہے۔ اسلام کی حقانیت کے خورشید موجودہ مادی ظلمت کی رات میں تابانی و درخشانی بکھیرتے ہیں۔ ہوسِ زر کی دھوپ سے جب روحانیت کے سوتے خشک ہو چکتے ہیں۔ اس وقت بھی حضرت عشق کی جلوہ سامانیاں اپنا رنگ دکھاتی ہیں اس کا ایک ظہور ایک شخص محمد پناہ ٹوٹانی بھی بن گیا ہے۔ یہ ۲۲/۲۴ سال کا غریب نوجوان ہے۔ مزدوری کر کے پیٹ کی آگ بجھاتا ہے۔ ضلع لاڑکانہ سندھ تحصیل وارہ کے نواحی گاؤں ظفرآباد کے ایک مزدور محمد ملوک کا بیٹا ہے۔ قبیلہ کے لحاظ سے ٹوٹانی ہے۔ اس نے دنیا کو محوِ حیرت کر دیا اور فکر کے چمن میں پھول کھلائے۔ مطلع عشق پر ماہ محبت کا طلوع کیا اور عشق حبیب کبریا کا ایمان افروز مظاہرہ کیا ہے۔ محمد پناہ ٹوٹانی نے آگ میں چھلانگ لگا دی اور اقبالؔ کے اس مصرع ع...... بے خطر کود پڑا آتش نمرود میں عشق

کو سچا ثابت کر دکھایا۔ ہوا یوں کہ محمد پناہ کا مزدور ساتھی ہارون نامی بھی اس کے گاؤں کا رہائشی ہے۔ محمد پناہ ٹریکٹر کرایہ پر چلاتا ہے۔ ہارون دوسری جگہ مزدور ہے۔ دونوں میں مسئلہ یہ تھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آج بھی حاضر و ناظر ہیں یا نہیں؟ محمد پناہ کا مؤقف تھا کہ محسن انسانیت سید کونین صلی اللہ علیہ وسلم آج بھی حیات ظاہری سے زندہ ہیں اور اُمت کے اعمال دیکھ رہے ہیں۔ جب کوئی غلام پکارتا ہے تو آپ خود اپنے کانوں سے

اس کی فریاد سنتے ہیں مگر ہارون کا کہنا تھا کہ نہیں سنتے۔دونوں میں اتفاق ہوا کہ آگ جلائی جائے جس کا عقیدہ سچا ہوگا وہ آگ سے محفوظ نکل آئے گا اور جس کے عقیدہ میں جھول ہوگا اس کا فیصلہ خدا تعالیٰ فرما دے گا۔ چھلے ہوئے گنے اور جھاڑے ہوئے چاول کا گھاس پھوس جمع کیا گیا اتنے میں اس تماشائے عشق کو دیکھنے خلق خدا بھی جمع ہوگئی۔ دیکھتے ہی دیکھتے آتش جان سوز کے شعلے جبین فلک سے چھونے لگے اب محمد پناہ اور ہارون دونوں آگ کے قریب جانے والے ہیں۔فروری ۱۹۹۸ء کی گیارہ تاریخ ہے۔اس وقت شدت کی سردی میں عشق رسول کی اس گرمی نے عقل کی برف پگھلا دی ہے۔

**انٹرویو:** میں نے خود جا کر محمد پناہ سے انٹرویو کیا۔علاقہ کے لوگوں سے تحقیق کی مقامی علماء سے رابطہ کیا۔شاہدوں کا بیان ہے کہ آگ جونہی روشن ہوئی محمد پناہ نے بے تابی سے دوڑ کر وصال یار حاصل کرنے کی پھرتی دکھائی۔ ہارون ابھی محو تسبیح و سجود ہے مگر محمد پناہ شعلوں کے درمیان ہے۔محمد پناہ نعرہ حیدری بلند کر رہا ہے۔الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کا بلند آواز سے ورد کر رہا ہے اور آگ کے درمیان مطمئن کھڑا ہے۔گواہوں نے مجھے بتایا کہ محمد پناہ آگ سے بخیرت باہر آیا اور ہارون آگ میں بری طرح جھلس گیا اور بھاگ کر آگ سے باہر آ گیا مگر محمد پناہ لذت آتش سے لطف اندوز ہوتا رہا۔اس کا بال بھی بیکا نہ ہوا جب ہارون معالجوں کی طرف روانہ ہوا تو محمد پناہ باہر آیا اور برابر درود شریف پڑھتا رہا۔**الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ**

**ملاقات:** میں نے خود محمد پناہ سے ملاقات کی اور پوچھا (س) تم نے آگ میں کیا محسوس کیا۔(ج) مجھے آگ میں لطف ولذت محسوس ہوا اور میں نے ٹھنڈک محسوس کی جو ساعتیں آگ میں گزریں وہ میری زندگی کا حاصل ہیں اور عشق حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم اصل زندگی ہے۔(محمد تنویر خاں)(صداقت لاہور ۲۶۔۳۔۹۸ء)

اُن کے جو غلام ہو گئے　　نام لیوا اُن کے جو ہوئے
دنیا کے امام ہو گئے　　اُن کے اونچے نام ہو گئے

## عاشق مصطفٰے ''محمد پناہ'' گوجرانوالہ میں

بتاریخ ۲۶، ۲۷ ذوالقعدہ مطابق ۲۶، ۲۷ مارچ گوجرانوالہ میں اہلسنّت و جماعت کی اوّلین معیاری دینی درسگاہ جامعہ حنفیہ رضویہ سراج العلوم کا ۴۵ واں سالانہ جلسہ دستار فضیلت مرکزی جامع مسجد زینت المساجد میں منعقد ہوا۔ کثیر تعداد علماء و مشائخ اور عوام اہلسنّت نے شرکت فرما کر رونق کو دوبالا کیا۔ اس موقع پر پانچ درس نظامی کے علماء اور پانچ حفاظ کرام دستار فضیلت سے مشرف ہوئے اور ایک ترجمہ خواں طالبہ اور دو طالبہ حافظہ نے چادر فضیلت کی سعادت حاصل کی۔ ۞ پہلے دن جمعرات کو بعد نماز عشاء عظیم الشان پہلی نشست کا آغاز ہوا۔ تلاوت و نعت کے بعد مولانا عبدالعزیز چشتی، مولانا عبدالتواب صدیقی اور مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب نے خطاب فرمایا۔

۞ دوسرے دن جمعۃ المبارک کو دوسری اور آخری نشست شروع ہوئی اور قبل از نماز جمعہ مولانا علامہ ظریف القادری صاحب، مولانا نصیر احمد اویسی، مولانا محمد شریف صدیقی اور صاحبزادہ محمد داؤد رضوی نے خطاب کیا۔

**محمد پناہ:** چونکہ مقامی طور پر بوقت جمعہ عاشق مصطفٰے محمد پناہ کی تشریف آوری کا اعلان ہو چکا تھا اور بذریعہ اشتہارات تشہیر ہو چکی تھی جبکہ اخبارات میں قصداً ان کی آمد کی اطلاع نہیں دی گئی تھی۔ اس کے باوجود عام ''جمعات'' کے آخر میں جتنا اجتماع ہوتا ہے۔ اذانِ جمعہ سے قبل ہی تقریباً اتنا اجتماع ہو چکا تھا اور پھر پہلی اذان جمعہ کے بعد جب احباب اہلسنّت کی آمد کا سلسلہ شروع ہوا تو محمد پناہ کی مسجد میں آمد سے قبل ہی ماشاءاللہ عظیم

مرکزی جامع مسجد زینت المساجد کا وسیع ہال برآمدہ اور صحن کھچا کھچ بھر چکا تھا اور صحن کے سامنے دو منزلہ گیلریاں بھی بھری ہوئی تھیں اور حاضرین بڑی بے تابی کے ساتھ عاشق مصطفیٰ کی زیارت کیلئے سراپا انتظار تھے۔ پھر جب محمد پناہ مسجد میں حاضر ہوئے تو حاضرین کا اشتیاق و جوش و جذبہ قابل دید تھا۔ سالار اعلیٰ پاکستان سنی فورس، حافظ رفاقت علی چٹھہ، ناظم اعلیٰ الحاج محمد عارف ندیم چوہدری کی معیت میں سنی فورس کے باوردی رضا کاران و دیگر نوجوانوں نے بڑی مشکل اور سخت جدوجہد کے بعد مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب اور محمد پناہ کو منبر تک پہنچایا۔ یہ منظر دیکھ کر حاضرین و خود مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب پر ایسی کیفیت طاری ہوئی کہ فرط عقیدت و محبت سے آنکھیں بھر آئیں اور مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب نے جب رقت کے ساتھ بھرائی ہوئی آواز میں نعت شریف کے حسب ذیل اشعار سنائے تو ہر شخص عشق رسالت میں محویت کے عالم میں تھا۔

اشعار مبارکہ یہ تھے کہ:

؎ جب حسن تھا ان کا بے پردہ انوار کا عالم کیا ہوگا
ہر شخص فدا ہے بن دیکھے دیدار کا عالم کیا ہوگا
جس وقت تھے خدمت میں ان کی بوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و علیؓ
اس وقت رسول اکرم کے دربار کا عالم کیا ہوگا

پھر محمد پناہ کی مقبولیت و تسخیر قلوب کی طرف وضاحتی اشارہ کرتے ہوئے یہ شعر سنایا کہ:

؎ چاہیں تو اشارے سے اپنے کایا ہی پلٹ دیں عالم کی
یہ حال ہے خدمت گاروں کا سردار کا عالم کیا ہوگا (صلی اللہ علیہ وسلم)

اس صورتحال سے سامعین کی کیفیت بام عروج پر پہنچ گئی اور ان کی جو قلبی کیفیت ہوئی۔ اسے وہی جان سکتے ہیں۔ احاطہ تحریر میں لانا مشکل ہے۔ اس وقت بھی یہ سطور لکھتے

ہوئے۔آنکھیں چھلک پڑی ہیں کیوں نہ ہو منظر ہی کچھ ایسا عجیب وغریب رقت آمیز تھا اوردردِ عشق رسول (ﷺ) کی لذت ہی نرالی و بے مثال ہے۔اسی لئے دور حاضر کے امام اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ:

درد ہے عشق مصطفےٰ روز فزوں کرے خدا
جس کو ہو درد کا مزا نازِ دوا اٹھائے کیوں

اور محمد پناہ جیسے عشاق کے واقعات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

اے عشق ترے صدقے جلنے سے چھٹے سستے
جو آگ بجھا دے گی وہ آگ لگائی ہے

نیز اپنے متعلق اور محمد پناہ جیسے عشاق کے متعلق یہ بھی بیان فرمایا ہے کہ عشق رسالت کی بدولت صرف دنیا میں ہی یہ عزت وقبولیت نہیں بلکہ قبر میں بھی:

نکیرین کرتے ہیں تعظیم میری
فدا ہو کے تجھ پر یہ عزت ملی ہے

**الحاصل**: بعدازاں عاشق مصطفےٰ محمد پناہ منبر شریف پر کھڑے ہوئے اور اپنے دیدار کے ساتھ اپنے بیان سے بھی حاضرین کو محظوظ کیا۔ باریش باعمامہ صالح نوجوان اور درویش منش محمد پناہ نے بڑے سادہ الفاظ وانداز میں اخبارات میں شائع ہونے والا اپنا واقعہ اپنی زبانی رقت آمیز انداز میں بیان کیا اور پھر روتے ہوئے دعا کی۔اس موقع پر سامعین کی آنکھیں پُرنم تھیں اور بزرگوں اور نوجوانوں کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ اس کے بعد مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ نے حاضرین کو سمجھایا اور انہیں نصیحت فرمائی کہ نماز کیلئے صفیں سیدھی کریں اور جن حضرات کو زینت المساجد میں جگہ نہ ملے۔وہ نماز ضائع نہ کریں اردگرد قریبی سنی مساجد میں جا کر نماز جمعہ پڑھ کر آئیں اور زیارت کر

لیں۔اس وقت زینت المساجد کے ہال کے اوپر مسجد کی بہت بڑی چھت بھی نمازیوں سے بھر چکی تھی۔ مسجد سے متصل سکول کے صحن اور چھت پر بھی لوگ نماز کیلئے جمع ہو چکے تھے بلکہ کچھ لوگ گلیوں اور مکانوں کی چھتوں پر بھی نماز کے لئے کھڑے تھے۔ اللہ اکبر کیسا سماں تھا۔الغرض پہلے جمعہ کی سنتیں پڑھی گئیں پھر اذان ثانی ہوئی اور خطبہ پڑھ کر نماز جمعہ ادا کی گئی۔ اتنے میں گوجرانوالہ شہر اور ملحقہ بستیوں اور قریبی شہروں کے علماؤ حضرات بھی اپنے اپنے ہاں نماز جمعہ پڑھ کر ہر طرف سے قافلہ در قافلہ زینت المساجد میں آرہے تھے مگر مسجد کے اندر تو گنجائش ہی نہ تھی۔ اس لئے بیرونِ مسجد ہر طرف گلیوں میں بھی اچھا خاصا اجتماع ہو گیا اور سائیکلوں' سکوٹروں کی بڑی بڑی لائنیں لگ گئیں۔ ادھر اندرون مسجد نماز کے بعد زیارت کرنے کرانے کا بہت مشکل مرحلہ پیش آیا۔ کیونکہ مسجد کے ہال سے صحن میں پہنچنے کی کوئی صورت نظر نہ آرہی تھی اور اجتماع اتنا زیادہ تھا کہ تل دھرنے اور قدم رکھنے کی جگہ نہ تھی۔ آخر بڑی سوچ بچار کے بعد مسجد کے پچھلی طرف ایک عقبیٰ کھڑکی کے راستے مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب' محمد پناہ اور بعض نوجوان وہاں سے گزر کر ایک پچھلے مکان کی طرف سے ہوتے ہوئے محمد پناہ صاحب کو برآمدے کے اوپر گیلری میں لائے اور پھر میز پر کھڑے ہو کر محمد پناہ نے زیارت کرائی اور سب کیلئے دعا خیر فرمائی اور سب کو سلام فرمایا۔ چونکہ مسجد کے اندر اور باہر ہجوم ہی ہجوم تھا۔اس لئے زیارت کے بعد جو لوگ بڑی جدوجہد سے باہر نکلے ان کے بعد پھر اور لوگ پہلے کی طرح جمع ہو گئے اور زیارت کیلئے اصرار کرنے لگے۔ چنانچہ محمد پناہ صاحب کو پہلے کی طرح پھر بلایا گیا اور انہوں نے اسی طرح میز پر کھڑے ہو کر سلام کیا۔ زیارت کرائی اور دعا فرمائی۔ اس کے بعد جب نماز عصر ادا کی گئی تو پھر اور لوگ آگئے اور زیارت کیلئے

اصرار کرنے لگے۔ چنانچہ نماز عصر کے بعد انہوں نے تیسری مرتبہ تشریف لا کر زیارت کرائی اور دعا فرمائی۔ پھر نعت خوانی کے بعد صلوٰۃ وسلام ودعاء خیر پر اختتام ہوا۔ اتنے میں نماز مغرب کا وقت ہو گیا اور نماز کے بعد پھر بڑی مشکل سے انہیں قیام گاہ پر لے جایا گیا۔ اس صورتحال کے باوجود کئی حضرات دور سے اور تاخیر سے تشریف لانے کے باعث اور کچھ ہجوم میں پھنس جانے اور بے بس ہو جانے کے باعث عاشق مصطفےٰ (ﷺ) کا دیدار نہ ہو سکنے کی حسرت دل میں لئے واپس لوٹ گئے لیکن انشاءاللہ تعالیٰ وہ اپنی حسن نیت کے باعث ثواب دارین سے محروم نہ ہوں گے۔

**کرم بالائے کرم:** جناب محمد پناہ کی جہاں اس قدر مقبولیت کا مظاہرہ ہوا' وہاں مذکورہ اجتماع جمعہ میں حاجی مشتاق احمد صاحب (لاہور) نے انہیں آئندہ سال حج کرانے کا وعدہ فرمایا اور حاجی محمد صدیق مرحوم (گوجرانوالہ) نے عمرہ وزیارت کرانے کا اعلان فرمایا اور فوراً ٹکٹ وغیرہ کی رقم بھی پیش کر دی۔

**اظہار تشکر:** گوجرانوالہ کے مذکورہ پروگرام کی کامیابی میں مولانا صاحبزادہ شبیر حسین شاہ صاحب اور صاحبزادہ فدا حسین شاہ صاحب (حافظ آبادی) نے بھی بڑا تعاون کیا اور الحاج حافظ عبدالوحید صاحب اور حاجی محمد صدیق صاحب نے جناب محمد پناہ صاحب اور ان کے رفقاء سفر مولانا تاج محمد صاحب' مولانا محمد عبداللہ' صوفی ولی محمد صاحب اور صوفی محمد بخش صاحب کی بہت ہی عقیدت ومحبت سے خدمت سرانجام دی اور عقیدت و مہمان نوازی کا حق ادا کر دیا۔ مولیٰ تعالیٰ بوسیلہ مصطفےٰ (علیہ التحیۃ والثناء) ان حضرات اور دیگر تمام معاونین واہل محبت کو ثواب دارین نصیب کرے۔ آمین

**یاد رہے:** کہ مذکورہ پروگرام میں مولانا صاحبزادہ زین العابدین شاہ صاحب راشدی بھی

مع رفقاء لاڑکانہ سے تشریف لائے جبکہ تین روز قبل جامعہ امینیہ رضویہ فیصل آباد بھی جناب محمد پناہ صاحب کے ساتھ پروگرام میں شریک ہوئے جو مناظر اہلسنت مولانا محمد سعید اسعد صاحب کے زیر اہتمام گوجرانوالہ کی طرح دھوم دھام سے منعقد ہوا۔ الحمدللہ علیٰ ذالک

.........................................................

## آتش بن گئی گلزار ''وارہ'' میں

سنی کی صداقت کا ہوا اظہار وارہ میں
کہ اک سنی پہ آتش بن گئی گلزار وارہ میں
گیا آتش میں جل فوراً ہی وہ بدبخت کہ جس نے
نبی کی شان و عظمت کا کیا انکار وارہ میں
جلے بازو جلی ٹانگیں ہوئی تبدیل صورت بھی
منکر پر خدا کی جب پڑی پھٹکار وارہ میں
پناہ مصطفےٰ کی برکتیں تب ہو گئیں ظاہر
محمد پناہ کودا آگ میں جب دیوانہ وار وارہ میں
بچا کر آگ میں جلنے سے سنی کو خدا نے بھی
سبھی بے ادب لوگوں کو کیا لاچار وارہ میں
رسول پاک کی عظمت پہ جو تنقید کرتے تھے
سبھی یہ دیکھ کر منظر ہوئے مردار وارہ میں
عزیز و جان لو آتش عشق کی یہ ایسی آتش ہے
کہ جس نے آگ کو بھی کر دیا بے کار وارہ میں

ہاں منکر جائے گا دوزخ مجھے اس پر یقین آیا
کہ اس عالم میں ہی اک ہے جلالی النار وارہ میں
پناہ اپنی میں عائذ کو بھی لے لو یا رسول اللہ
وہ خوش قسمت لیا تھا جس طرح سرکارؐ وارہ میں
(عائذ حجازی گوجرانوالہ)

**قبول اسلام:** گجرات کے ایک عیسائی جوڑے عارف مسیح اور زرینہ نے ممتاز عالم دین صاحبزادہ پیر محمد افضل قادری کے ہاتھ پر اسلام قبول کرلیا۔ اس موقع پر محمد عارف نے بتایا کہ اس نے ایک مسلمان عاشق رسول محمد پناہ کے آگ میں کودنے اور ان پر آگ گلزار بن جانے کے واقعہ کی تصدیق کے بعد فیصلہ کیا ہے کہ انہیں اس مذہب کو قبول کر لینا چاہیئے جس کے پیروکاروں کو اللہ تعالیٰ نے کرامات سے نوازا ہے۔ صاحبزادہ محمد افضل قادری نے عارف مسیح کا نام محمد عارف تجویز کیا اور انہیں اسلامی تعلیمات سے روشناس کرانے کے علاوہ انہیں اسلامی لٹریچر بھی دیا۔ (روزنامہ دن پاکستان لاہور ۱۲ مئی ۱۹۹۸ء)

..............................

## واقعہ وارہ۔ محمد پناہ تے ہارون دا ''پنجابی قصہ''

از: ماسٹر محمد عقیل تنویر چشتی۔ حافظ آباد

کملی والے دے جیہڑے بن گئے گدا
لجپال عاشقاں تے رکھ دے نگاہ
لاڑکانے کول پنڈ وارہ سجنوں اوتھے اک رب دا پیارا سجنوں
ناں اوہدا سجنوں ''محمد پناہ'' لجپال عاشقاں تے......
فروری دی یاراں دن بدھ واری ہر پاسے چل گئے اخبار سی
نبی دے دیوانے دا اے سچا واقعہ۔ لجپال عاشقاں تے......

محمد پناہ تے ہارون لڑپئے اپنے عقیدیاں تے دونویں اڑ گئے
بڑی دیر ہوندار ہیا او تھے جھگڑا۔لجپال عاشقاں تے......
کہندا سی دیوانہ نبی مختار اے حاضر و ناظر نبیاں دا سردار اے
کہنداسی ہارون میں نہیں من سکدا......لجپال عاشقاں تے......
آکھیا ہارون آجا اگ با لئے فیر دونویں رل کے تے چھالاں مارئیے
اج جھوٹ سچ دا نتارا ہووے گا۔لجپال عاشقاں تے......
کہندا سی دیوانہ چھال مار دیو ساں کملی والے توں جان وار دیو ساں
لجپال آقا میرا ویکھدا پیا۔لجپال عاشقاں تے......
سجنوں ہارون فیر وضو کر کے پڑھ کے نفل تے تیاری کر کے
پڑھ پڑھ آیتاں رہیا پھوکاں ماردا۔لجپال عاشقاں تے......
آیتاں تے نفل اوہدے کی کردے نبی نوں جو آکھدے نے ساڈے ورگے
سینے وچہ بغض ہووے سرکار دا۔لجپال عاشقاں تے......
کر کے تیاری وی دیوانہ آ گیا کملی والے دا پروانہ آ گیا
بھانبڑ سی اگ والا مچ داپیا۔لجپال عاشقاں تے......
رَکھ لویں لاج مدینے والیا اَلم نشرح دے سینے والیا
واسطہ ای تینوں تیرے حسنین دا۔لجپال عاشقاں تے......
الصلوٰۃ والسلام سوہنے پڑھ کے ماردتی چھال اوہدی بانہہ پھڑ کے
ساوا روضہ آقا دا نظر آ گیا۔لجپال عاشقاں تے......
غیب تھیں آواز آئی اینوں چھڈ دے اگ نوں حکم ہویا اوہنوں ساڑ دے
بانہہ جدوں چھڈی تے اوہ قابو آ گیا۔لجپال عاشقاں تے......

محمد پناہ نوں سی آگ ٹھنڈی لگ دی صدقے نبی دے اوہ گلزار بن گئی
نبی دا دیوانہ رہیا نعرے ماردا۔لجپال عاشقاں تے......
ویکھ کے ہارون نوں سی ڈر لگدا خوفناک کوئی جانور لگدا
لوکاں بڑا عجب نظارہ ویکھیا۔لجپال عاشقاں تے......
لتاں بانہواں داڑھی دے وال سڑ گئے اگ دے لعبو بُرا حال کر گئے
اگ وچوں نسیا اوہ چیکاں ماردا۔لجپال عاشقاں تے......

لے ایضاً۔اس کے لاکھ سجدے بھی کام آنہیں سکتے۔عظمت محمد سے قلب جس کا خالی ہے (علیہ الصلوٰۃ والسلام)

# تیری کیا بات ہے

ازقلم: مولانا محمد حنیف اختؔر خانیوال

اہلسنّت کا ہے بول بالا کیا عاشق مصطفیٰ تیری کیا بات ہے
مسلک حق کا تو نے اُجالا کیا اے محمد پناہ تیری کیا بات ہے
اہلسنّت کی عظمت ہے ظاہر ہوئی ہر طرف شان اس کی اُجاگر ہوئی
کرم آقا نے تجھ پہ ہے کتنا کیا اے نبی پہ فدا تیری کیا بات ہے
نجدی چہرے ہیں اپنے چھپانے لگے اب تو بس یہ ہیں کپے ٹھکانے لگے
اہلسنّت کا ہر جا پہ چرچا کیا تو بنا کیا سے کیا تیری کیا بات ہے
دیوانے مسلک رضا کے سبھی چھا گئے سچا ان کو نبی خود ہیں فرما گئے
تجھ پہ آتش کو مولیٰ نے ٹھنڈا کیا وارث انبیاء تیری کیا بات ہے
حق نے سنیوں کا رکھا ہے کتنا بھرم ہم پہ مولا کا اختؔر ہے کتنا کرم
ہر طرف ہے آقا کا چرچا کیا شاہ احمد رضا تیری کیا بات ہے

# عاشق مصطفیٰ محمد پناہ

ناموسِ مصطفیٰ کا نگہبان محمد پناہ ہے قافلہ عشق کا سالار محمد پناہ
زندہ ہے آج بھی سنت ابراہیمی بن گئی گلزار تیرے لئے آگ محمد پناہ
مدینے کے تاجدار پر قربان ہونے کو ہیں لاکھوں "علم الدینؒ" جیسے جواں محمد پناہ
عشق مصطفیٰ کی جوت جگائی جس نے وہی ہوا ہے بامراد و باایماں محمد پناہ
تیرے مقدر کا ستارا چمکا اس گھڑی جارہا تھا نار میں مصطفیٰ پر ہونے قرباں محمد پناہ
ہر اُمتی کو معرفت رسول ہو نصیب کرتا ہے یہ دعا قاسمؔ ہر آں محمد پناہ

(نتیجہ فکر: جناب محمد قاسم قریشی جہلم)

آج کی محفل کا بھی عنوان ہے شامل محفل ہوا محمد پناہ
لاڑکانہ کے سنو قرب و جوار سنی وہابی کا ہوا جب تذکرہ
بات آخر طے ہوئی دونوں کے ہاں آگ میں داخل ہوں دونوں برملا
سچا جو بھی ہو گا وہ بچ جائے گا جھوٹا بے شک آگ میں جل جائے گا
آگ روشن لوگ اکثر دیکھنے آگ میں جانے کا وقت اب آ گیا
درود اب پڑھتا ہوا غلام رسول داخل ہوا ہے جب آگ میں محمد پناہ
"حاضر و ناظر" کا منکر ہارونؔ جب داخل ہوا جب آگ میں تو جھلس گیا
سینکڑوں افراد نے دیکھا بشیرؔ سلامت رہا ماشاء اللہ "محمد پناہ"

(مولانا) محمد بشیر احمد قادری علیہ الرحمۃ رڈیالہ وڑائچ ضلع گوجرانوالہ)

# ہیں نبی کی پناہ میں محمد پناہ

عظمت مصطفےٰ مرحبا مرحبا ذکر صل علی مرحبا مرحبا
شوکت سید المرسلیں دیکھئے فرش بھی زیر پاء عرش بھی زیر پاء
چاند ٹکڑے ہوا ڈوبا سورج پھرا آسماں پر تصرف ہے سرکار کا
کلمہ پڑھتے ہیں شجر و حجر آپ کا دونوں عالم میں اُن کی ہوئی واہ واہ
جلوہ فرما تھے ہیں اور رہیں گے سدا وہ نہ ہوں کچھ نہ ہو وہ نہ تھے کچھ نہ تھا
گونجتی ہے اُنہیں کی اذاں دہر میں اُن کی مدح و ثناء ہر گھڑی جاء بجاء
اُن کے انوار ہیں آج بھی جلوہ گر روح و قلب و نظر کی ضیاء والضحیٰ
وہ ہیں حاضر بھی ناظر بھی مختار بھی نائب کبریا مالک دوسرئ
دیکھنے والوں نے دیکھا یہ معجزہ ہیں نبی کی پناہ میں محمد پناہ
آگ وہ جس نے منکر کو جھلسا دیا ہیں اُسی سے پناہ میں محمد پناہ
ہے یہ قدرت کا کتنا حسیں معرکہ دودھ کا دودھ پانی کا پانی ہوا
اب تو آ جاؤ دامن میں سرکار کے قبر میں حشر میں وہ ہی دیں گے پناہ
آگ میں جس کا اک بال بھی نہ جلا عاشق مصطفےٰ وہ محمد پناہ

(از: محمد حفیظ نیازی مدیر رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ)

# محمد نے دی پناہ محمد پناہ کو

تاریکیوں کے مٹنے مٹانے کا وقت ہے اب آفتاب صبح کے آنے کا وقت ہے
نور نبی کی چاندنی پھیلی ہے چار سُو مسلک رضا کے دہر پہ چھانے کا وقت ہے

آؤ اے چاند تارو آ جاؤ اے بہارو ذکر نبی کی محفل سجانے کا وقت ہے
حاضر ہیں دیکھتے ہیں مختار ہیں حضور عظمت ملی ہے جتنی بتانے کا وقت ہے
حق کو ملا ہے ولولہ مسلک کو دبدبہ ''وارہ'' کے واقعہ کے سنانے کا وقت ہے
معاند ہی ہیں آج بھی جو مانتے نہیں ایسوں کے جلنے اور جلانے کا وقت ہے
محمد نے دی پناہ ''محمد پناہ'' کو اس کرم کا بیان سنانے کا وقت ہے
آیا ہے حق نکھری ہیں راہیں نجات کی باطل ہے دبنے والا دبانے کا وقت ہے
بگڑے ہوئے حالات کی اصلاح کیلئے لوگو نظام مصطفےٰ لانے کا وقت ہے
طاعات و عبادات و مناجات سے ابھی فی الفور اپنے رب کو منانے کا وقت ہے
مل کر پڑھو درود تم مل کر پڑھو سلام اے مومنو نصیب جگانے کا وقت ہے
وہ جان آرزو ہیں نگاہوں کے سامنے نیازی درود پڑھنے پڑھانے کا وقت ہے

(از: محمد حفیظ نیازی مدیر رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ)

.........................................

## اسے کیا کہیئے! چک چٹھہ میں واقعہ ''وارہ'' کی صدائے بازگشت

حافظ آباد: (نمائندہ سماج) لاڑکانہ کے محمد ہارون کے آگ میں جھلنے کے بعد حافظ آباد کے نواحی قصبہ چک چٹھہ میں بھی حیرت انگیز اور سچا واقعہ ہوا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب و حاضر و ناظر اور درود و سلام کے انکاری ہونے پر حافظ آباد کے نواحی قصبہ چک چٹھہ میں ایک خطیب قہر خداوندی کی زد میں آ گیا۔ تفصیلات کے مطابق دو ماہ قبل لاڑکانہ میں محمد پناہ اور ہارون نامی اشخاص میں انہیں مسائل پر تکرار ہوگئی جس کے نتیجے میں انہوں نے ایک دوسرے سے کہا کہ آؤ آگ میں چھلانگ لگاتے ہیں جو حق پر ہوگا وہ محفوظ رہے گا۔ چنانچہ عینی شاہدوں کے مطابق محمد پناہ اور ہارون نے آگ میں چھلانگ

لگادی جس کے نتیجہ میں محمد پناہ محفوظ اور سلامت رہا جبکہ ہارون نامی شخص آگ میں بری طرح جھلس گیا' جسے بعدازاں ہسپتال داخل کروا دیا گیا ۔ اس واقعہ کی خبریں قومی اخبارات کے صفحات میں بھی شہ سرخیوں سے شائع ہوئیں ۔ گذشتہ دنوں علماء کرام کی دعوت پر محمد پناہ حافظ آباد اور گوجرانوالہ تشریف لائے تو انہوں نے علماء کرام کی موجودگی میں اس سچے واقعہ کو خود بخود سنایا۔ محمد پناہ کی زبانی یہ واقعہ سن کر حافظ آباد کے قریب چک چٹھہ میں مولانا محمد سلیم نے دوران تقریر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت بیان کرتے ہوئے یہ واقعہ سنایا جس پر مخالف مسلک کے مولوی اور جامعہ فاروقیہ چک چٹھہ کے مدرس حافظ محمد ابوبکر نے دوران جمعۃ المبارک خطاب کرتے ہوئے کہا کہ محمد پناہ والا واقعہ جھوٹ کا پلندہ ہے۔ میں خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر و ناظر ہونے علم غیب اور درود و سلام کا انکاری ہوں ۔ مجھ پر قہر خداوندی نازل ہو تو مانوں ۔ ۞ عینی شاہدوں کے مطابق اس خطاب کے تین گھنٹے بعد مذکورہ مدرس حافظ محمد ابوبکر فالج کے مرض میں مبتلا ہو کر بستر مرگ پر لگ گیا۔ اس واقعہ کی تصدیق درجنوں افراد نے بھی کی ہے۔

(روزنامہ سماج گوجرانوالہ ۱۴ اپریل ۱۹۹۸ء)

**یقین کیجئے:** کہ عیدالاضحیٰ پر قربان ہونے والے ایک بچھڑے کی کلیجی پر مسجد نبوی اور روضہ رسول کی جالی کے عکس اُبھر آئے ہیں' جسے دیکھنے کیلئے لوگ جوق در جوق آرہے ہیں۔ بتایا گیا ہے کہ بازار دیگانوالہ کے رہائشی چیئرمین زکوٰۃ کمیٹی نے قربانی کیلئے ایک ماہ قبل تیرہ ہزار روپے میں بچھڑا خریدا تھا' جسے عید کے روز ذبح کیا گیا تو کلیجی پکانے کیلئے گھر والوں نے ایک طرف رکھ دی تو بچوں نے بڑوں کی توجہ اس پر اُبھری ہوئی لکیروں کی جانب مبذول کرائی تو اسے صاف پانی سے غسل دیا گیا' جس کے باعث کلیجی پر مسجد نبوی اور روضہ رسول کی جالی کے واضح عکس اُبھر آئے جس پر اہل خانہ نے سول ہسپتال

سے رجوع کیا جہاں سے انہیں چٹھہ ہسپتال ریفر کر دیا گیا اور چٹھہ ہسپتال میں کلیجی کو کیمیکل لگایا گیا تو مسجد نبوی کا عکس مزید صاف دکھائی دینے لگا جسے دیکھنے کیلئے سینکڑوں لوگوں کا رش لگا ہوا ہے' جبکہ مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب کے مدرسہ کے طالب علم اس واقعہ سے نعت خوانی اور تلاوت میں مصروف ہو گئے۔ (روزنامہ خبریں لاہور ۱۱ اپریل ۹۸ء)

**سبز گنبد کا نظارہ:** ہفت روزہ نوائے نوشہرہ گوجرانوالہ نے ۱۹ اپریل کی اشاعت میں واقعہ ہذا کو بدیں الفاظ شائع کیا ہے۔ محلہ دیگانوالہ گوجرانوالہ میں قربانی کے روز بچھڑے کی کلیجی پر چمکتے ہوئے تارے اور سبز گنبد کا موجود ہونا قدرت کے ظہور کی زندہ مثال ہے۔ (ملخصاً۔

**دیگر نظارہ:** مسقط عمان میں عید الاضحیٰ کے موقع پر ایمان افروز منظر دیکھنے میں آیا۔ ایک شخص محمد سراج الاسلام نے گائے ذبح کی تو گوشت کے ایک حصہ پر لفظ ''اللہ'' لکھا ہوا پایا۔ جسے دیکھ کر لوگ سبحان اللہ پکار اُٹھے۔ (روزنامہ دن' لاہور ۱۲ اپریل ۱۹۹۸ء)

## عاشق مصطفیٰ محمد پناہ کی کہانی' وہابی جریدہ کی زبانی

''الاعتصام'' لاہور ۱۷ اپریل اور ہفت روزہ ''سٹیزن ڈیفنس'' گوجرانوالہ نے جناب محمد پناہ اور ان کے امام و خطیب مولانا تاج محمد کا انٹرویو بدین الفاظ شائع کیا ہے کہ ''لاڑکانہ سے وارہ ۴۵ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ ہم مین بازار میں گئے اور حنفی بریلوی مسجد کا معلوم کرنے لگے کافی آگے جانے کے بعد ایک مسجد آ گئی جو کہ حنفی بریلوی مسلک والوں کی تھی۔ ہم مسجد میں چلے گئے وہاں ہماری ملاقات مولانا میر محمد صاحب سے ہوئی۔ ان سے اپنے آنے کا مقصد بیان کیا اور پوچھا کہ جلنے والا واقعہ جو ہوا ہے اس کی حقیقت کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بالکل ٹھیک واقعہ ہے۔ مزید تفصیل آپ کو علامہ تاج محمد صاحب بتائیں گے جو وارہ کے حنفی بریلوی مسلک کے سب سے بڑے عالم دین

ہیں اور وہ اسی مسجد میں موجود ہیں۔ ہم نے کہا یہ تو بڑی اچھی بات ہے کہ کسی ذمہ دار آدمی سے ملاقات ہو جائے گی۔ مسجد کے اندر ہی حجرے میں علامہ تاج محمد صاحب سے ملاقات ہوگئی۔ ہم نے پوچھا کہ محمد پناہ اور محمد ہارون کے درمیان جو معاملہ ہوا ہے اس کی تفصیل بتانا پسند کریں گے؟ علامہ تاج محمد نے جواب دیا کہ محمد پناہ پیشے کے اعتبار سے ڈرائیور ہے۔ ٹریکٹر چلاتا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ میں ٹریکٹر ٹرالی لے کر مٹی بھرنے جا رہا تھا یہ ہارون مجھے راستہ میں ملا' میں اسے پہچانتا بھی نہیں تھا۔ راستے میں کھڑے دیکھ کر میں نے اسے ٹرالی میں بٹھا لیا۔ ٹرامی میں محمد پناہ کے دو اور بھائی بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ ان سے ہارون کی چھیڑ چھاڑ ہوگئی اور نبی پاک کے حاضر و ناظر اور علم غیب پر بحث چھڑ گئی تو ان کے بھائی جو تھے پڑھے لکھے نہیں تھے۔ ویسے محبت والے تھے۔ جب محمد ہارون اترنے لگا تو محمد پناہ کے بھائیوں نے محمد پناہ کو بتایا کہ یہ آدمی گستاخ رسول ہے۔ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب اور حاضر و ناظر ہونے کا انکار کرتا ہے اور ہماری کافی بحث ہوئی ہے۔ محمد پناہ کا کہنا ہے کہ میں نے اسے بلایا کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں تو محمد ہارون نے کہا کہ یہ بات بالکل ٹھیک ہے اور قرآن پاک میں کہیں بھی نہیں لکھا ہوا کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم غیب جانتے ہیں یا حاضر و ناظر ہیں۔ محمد پناہ نے کہا کہ بھئی حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی تو اعلیٰ مثال ہے' میں تو ان کا ایک چھوٹا سا ادنیٰ اُمتی ہوں۔ میں آپ کو بتا سکتا ہوں کہ آج سے آٹھ دن پہلے آپ نے کیا کیا کھایا تھا۔ ہارون نے کہا کہ یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ یہ تو علم غیب ہے ایسا نہیں ہو سکتا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ غیب کی ساری چابیاں تو میرے ہاتھ میں ہیں۔ محمد پناہ نے کہا کہ بھئی یہ تو قرآن شریف ہے ہمارا عقیدہ ہے کہ قرآن شریف اوّل سے آخر تک اللہ کے محبوب کی تعریف سے بھرا پڑا ہے کیا قرآن

شریف میں اس آیت کے سوا اور کچھ نہیں۔ پھر محمد پناہ نے ہارون سے کہا کہ آپ قرآن کو
مانتے ہیں اور کیا قرآن میں یہ نہیں لکھا کہ آگ کافر کو جلاتی ہے اور مومن کو نہیں جلاتی۔
ہارون نے کہا ہاں یہ صحیح ہے تو محمد پناہ نے کہا کہ اس طرح کرتے ہیں کہ آگ جلاتے ہیں
اور اس میں کود جاتے ہیں جو مومن ہوگا اسے آگ نہیں جلائے گی اور جو کافر ہوگا وہ جل
جائے گا۔ اتنی دیر میں محمد ہارون کے اور ساتھی بھی آ گئے۔ انہوں نے جب بات سنی تو
انہوں نے کہا کہ اس مسئلے کو چھوڑ دیں۔ یہ بڑا خطرناک مسئلہ ہے ان کی بات مان کر میں
اپنے ٹریکٹر کی طرف گیا اور میں نے حضرت علی شیر خدا مشکل کشا کا نعرہ حیدری یا علی لگایا۔
بس میرا یہ نعرہ سنتے ہی اسے ایسا جنون ہوا کہ اس نے محمد پناہ سے کہا کہ آؤ آج میں تم کو جلا
کر جاؤں گا۔ محمد پناہ نے کہا کہ ٹھیک ہے آ جاؤ اور سب نے مل کر آگ جلائی اور ہارون
نے دو نفل نماز پڑھی۔ محمد ہارون قرآن مجید کی آیتیں بھی پڑھ رہا تھا اور اپنے جسم پر پھونک
رہا تھا۔ محمد پناہ کا بیان ہے کہ میں نے اللہ کے حبیب کو یاد کیا اور
**الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ** پکارا اور **یا رسول اللہ انظر حالنا۔**
**یا حبیب اللہ اسمع قالنا** سے فریاد کی اور کہا یا رسول اللہ! یہ میرے باپ کا گستاخ
نہیں ہے بلکہ آپ کے علم غیب کا منکر ہے اور آپ کے حاضر و ناظر کا منکر ہے۔ خدارا
میری مدد کیجئے اور کامیابی عطا کیجئے۔ چنانچہ پہلے میں آگ میں اندر آیا تو آگ آگ نہ
تھی بلکہ جنت کی ہوا آگ سے نکل رہی تھی اور آگ میں داخل ہوتے ہی میں نے اپنے
پیر و مرشد سید غلام حسین شاہ بخاری کی زیارت کی اور مدینے شریف میں حضور اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک کا گنبد خضریٰ نظر آیا اور مجھے آگ نے بالکل نہیں جلایا اور
جب ہارون اندر آیا تو اس کے پاؤں اور اس کی داڑھی اور بھنوئیں یہ سب جل گئے۔ جب
میں نے اس کو جلا ہوا دیکھا تو دوبارہ مجھے جذبہ آیا اور میں آگ کے اندر چلا گیا اور دس پندرہ

منٹ آگ میں کھڑا رہا اور دیکھنے والے محمد پناہ کے بھائی اور مزدور کہتے ہیں کہ جب محمد پناہ آگ کے اندر تھا تو آگ لال رنگ کی نظر نہیں آتی تھی بلکہ سبز رنگ کی نظر آتی تھی جبکہ ہارون کی شکل مسخ ہو چکی تھی اور اس طرح نظر آتا تھا جس طرح کوئی خنزیر ہوا اسے دیکھ کر ہمیں اس طرح ڈر لگا یہ ہمیں کھانے نہ آجائے۔ پھر محمد ہارون کو ہسپتال لے گئے جبکہ محمد پناہ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ تھانہ میں ایس ایچ او کو ملے اور پھر وارہ پریس کلب میں گئے تاکہ اس واقعہ کو کوئی اور رنگ نہ دیا جائے۔ ہمارے اوپر پولیس کیس نہ کیا جائے۔

**علامہ تاج محمد**: نے ایک گروپ فوٹو دی اور بتایا کہ یہ ان گواہوں کی تصویر ہے جو لوگ وہاں موجود تھے۔ ہم نے ان سے محمد پناہ کا ایڈریس پوچھا کہ اب آپ ہمیں محمد پناہ سے ملوا دیں۔ جناب محمد پناہ سے ملاقات ہوئی تو محمد پناہ سے ہم نے کہا کہ علامہ تاج محمد صاحب نے یہ واقعہ ہمیں سنایا ہے اور محمد پناہ کو کیسٹ سنا دی۔ چنانچہ کیسٹ کی محمد پناہ نے تصدیق کی۔ الخ۔ (بحوالہ مذکورہ الاعتصام ویسٹرن ڈیفنس)

**وہابی جریدہ**: کے عملہ نے محمد پناہ کا مذکورہ واقعہ روزنامہ نوائے وقت لاہور' اسلام آباد' روزنامہ ''جرأت'' لاہور' کراچی' روزنامہ ''خبریں'' لاہور اور ماہنامہ ''رضائے مصطفےٰ'' گوجرانوالہ میں پڑھا اور ان سب کی رپورٹیں بھی اپنے اسی جریدہ میں شائع کیں اور پھر بذات خود براہِ راست تحقیق و تصدیق کیلئے جریدہ ہذا کا عملہ وارہ لاڑکانہ پہنچا۔ اور وہاں جناب محمد پناہ مولانا تاج محمد اور مولانا میر محمد صاحب سے ملاقات کر کے اور ان سے تفصیل معلوم کر کے خود مذکورہ رپورٹ شائع کی' جس میں یہ بھی لکھا ہے کہ حنفی بریلوی حضرات نے محمد پناہ کی حمایت میں جلوس بھی نکالا اور یہ سب کچھ معلوم کرنے اور شائع کرنے کے باوجود وہابی جریدہ نے ہٹ دھرمی' بد دیانتی اور جانبداری کا ارتکاب کرتے ہوئے واقعہ مذکورہ کو ڈرامہ اور جھوٹا پراپیگنڈا قرار دیا ہے۔ (والعیاذ باللہ)

حالانکہ کراچی سے لاہور' اسلام آباد تک روزنامہ قومی اخبارات کی غیر

جانبدارانہ رپورٹیں محمد پناہ کی آگ میں فتح یابی کی تائید وتصدیق کر رہی ہیں بلکہ انہی غیر جانبدارانہ رپورٹوں اور حوالہ جات کی بنیاد پر واقعہ مذکورہ کو ملک گیر شہرت و پذیرائی حاصل ہوئی ہے۔ مزید برآں جب وہابی جریدہ کا عملہ وہاں جا کر خود "مدعی" سے مل کر صورتحال معلوم کر چکا ہے۔ مولانا تاج محمد اور مولانا میر محمد سے تصدیق کرا چکا ہے۔ چشم دید گواہان کا گروپ فوٹو دیکھ چکا ہے بلکہ اسی جریدے کے بقول وہاں محمد پناہ کی حمایت میں جلوس بھی نکالا گیا ہے تو اتنی تصدیقات اور اتنے قرائن قویہ کی تائید وتقویت اور انہیں خود شائع کرنے کے باوجود وہابی جریدہ کا واقعہ ہذا کو جھٹلانے کی ناکام کوشش کرنا بجائے خود اس کی کذب بیانی' بددیانتی اور محض جانبداری کا مظاہرہ ہے۔ جس میں یقیناً شانِ رسالت سے اس کی عداوت مضمر ہے اور باقی سب حقائق وشواہد کو جھٹلانے کی بجائے وہابی جریدہ کا خود جھوٹا ہونا اظہر من الشمس ہے۔ یاد رہے کہ وہابی جریدہ نے بعض الفاظ کی کمی بیشی سے غلط تاثر دینے کی جو ناکام کوشش کی ہے وہ بھی غیر مفید ہے۔ اس لئے کہ اس واقعہ کی جان اور اس کی شہرت واہمیت کا دارومدار محمد پناہ کا آگ میں صحیح سلامت رہنا ہے اور باہمی طور پر اس کی سبھی نے تائید وتقویت کی ہے۔

**لہٰذا:** اصل چیز کا انکار ہٹ دھرمی وڈھٹائی کے علاوہ کچھ بھی نہیں۔ وہابی جریدہ کا عملہ وہاں تو محمد پناہ اور مولانا تاج محمد پران کے روبرو کوئی جرح وانکار کر نہیں سکا اور یہاں آ کر خواہ مخواہ جھوٹا پراپیگنڈا شروع کر دیا ہے۔ ع...... شرم بایدت از خدا وز رسول

**علاوہ ازیں:** یہ بات بھی وہابی جریدہ کو جھٹلانے کیلئے کافی ہے کہ پورے ڈیڑھ ماہ بعد ہارون کے صحت یاب ہونے کے بعد اسے ہوش آیا ہے جب ہارون ہسپتال میں داخل اور زیر علاج تھا۔ اس وقت وہابیوں نے کوئی آواز کیوں نہیں اُٹھائی۔

**ثانیاً:** جہاں کا واقعہ ہے وہاں کے ہارون کے ہم عقیدہ دیوبندیوں اور خود ہارون نے

اس واقعہ کے متعلق کوئی اشتہار و پمفلٹ شائع کیوں نہیں کیا۔ یہاں وہابیوں کو اتنے دور دراز علاقہ میں اتنی تکلیف کیوں محسوس ہوئی ہے؟

**ثالثاً**: اگر واقعی ہارون پر تشدد ہوا اس کی رقم نکال لی گئی اور گھڑی اتار لی گئی اور ہارون پر تیل پھینک کر اسے جلایا گیا تو یہاں شور مچانے کی بجائے وہاں اس واردات پر تھانے میں پرچہ کیوں نہیں کرایا گیا؟

**رابعاً**: اگر وہاں تھانہ کے عملہ نے پرچہ درج نہیں کیا تو تھانے والوں کو عدالت میں کیوں نہیں گھسیٹا گیا؟ ان سب اعتراضات واشکالات کو نظر انداز کر جانا اور ہضم کر لینا وہابی جریدہ کی کھلی ہوئی شکست اور اس کے جھوٹا ہونے کی واضح دلیل ہے۔

ع...... ہے سوچنے کی بات اسے بار بار سوچ

**تصویر کا دوسرا رُخ** ہفت روزہ وہابی جریدہ نے لکھا ہے کہ اب آیئے حنفی دیوبندیوں کی طرف لالورانک پہنچ کر ہم مدرسہ عربیہ ارشاد العلوم چلے گئے۔ مہتمم بشیر احمد چٹھہ نے بتایا کہ اپنے گاؤں سے نکل کر ہارون جارہا تھا جو اشارہ کر کے ٹرالی پر سوار ہو گیا کہ آگے مین روڈ آتا ہے تو میں کسی گاڑی میں بیٹھ کر جہاں جانا ہے جاسکوں گا۔ سوار ہوتے ہی ٹرالی میں بیٹھے ہوئے دو آدمیوں نے مجھ سے پوچھا کہ آپ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کے بارے میں کیا عقیدہ رکھتے ہیں؟ میں نے بتایا کہ جس بات کی اللہ تعالیٰ خبر دیتے ہیں۔ اسی کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ہوتا ہے جو بات نہیں بتائی جاتی اس کا علم نہیں ہوتا۔ ہارون کہتا ہے کہ ابھی میں نے یہی کہا تھا کہ انہوں نے اپنے بھائی سے کہا کہ ٹریکٹر روک دو۔ چنانچہ سلیمان شاہ کے قبرستان کے قریب انہوں نے مجھے نیچے اتار لیا اور مجھے پیٹنا شروع کر دیا۔ وہ تین تھے، میں اکیلا تھا۔ انہوں نے میری جیب سے بارہ سو روپے نکالے اور میری گھڑی اتاری۔ اس پر بھی ان کا غصہ ٹھنڈا نہ ہوا۔ دو آدمیوں نے

مجھے پکڑے رکھا اور ایک آدمی نے ٹریکٹر سے تیل نکال کر میری ایک ٹانگ پر پھینکا اور آگ لگادی جب مجھے آگ لگی تو میں تڑپنے لگا اور ان سے اپنا آپ چھڑا کر بھاگ کھڑا ہوا، بھاگتے بھاگتے ہی میں نے آگ بجھائی، بس یہ ہے ظلم کی داستان۔

**اہل علم وانصاف:** ملاحظہ فرمائیں کہ ہارون کے بیان مذکور میں آگ جلانے اور اس میں کودنے کے واقعہ کو چھوا تک نہیں اور اس سے بھی محمد پناہ کے بیان کو تقویت حاصل ہوتی ہے۔ کیونکہ اثبات میں نہ سہی اتنا اہم اور مشہور واقعہ کا بطور انکار ہی سہی ہارون کو تذکرہ تو کرنا چاہیئے تھا، ہارون کے اتنی اہم چیز کو بیان نہ کرنا۔

ع...... کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

کے ضمن میں آتا ہے۔ نیز اس کا بیان محض ذاتی حد تک اور ذاتی طور پر ہے۔ محمد پناہ کے مذکورہ بکثرت شواہد وقرائن وحوالہ جات کی طرح ہارون کے بیان کی کوئی شہادت اور کوئی قوی حوالہ وقرینہ نہیں ہے، جس کے باعث وہ خود مشکوک اور جھوٹا قرار پاتا ہے اور ایسے مشکوک آدمی کا محمد پناہ جیسے عاشق رسول باریش باعمامہ صالح نوجوان پر الزام محض افتراء پردازی و بہتان تراشی ہے، جس کی از روئے دلیل وانصاف کوئی حقیقت نہیں اور بقول ہارون اس پر اتنے ظلم وتشدد کے باوجود اس کا اب تک پرچہ نہ کرانا۔ عدالت میں نہ جانا' کوئی اشتہار و پمفلٹ شائع نہ کرنا بھی اس کو جھوٹا اور مشکوک ٹھہراتا ہے۔

**کذب وتضاد بیانی کا مزید مظاہرہ:** لاڑکانہ کے مولوی خان محمد دیوبندی خطیب اللہ والی مسجد لاڑکانہ نے قاری چمن محمد کے نام ۲۷ مارچ کو اپنے مکتوب میں لکھا ہے کہ ''جس آدمی ہارون پہ یہ (جلنے کا) الزام لگایا گیا ہے وہ کہتا ہے کہ مجھے پتہ بھی نہیں ہے''۔ دیکھئے یہاں ہارون نے بالکل ہی لاعلمی کا اظہار کر دیا ہے اور الاعتصام وسٹیزن ڈیفنس'' کی رپورٹ کے مطابق تیل ڈالنے پیسے نکالنے اور گھڑی اُتارنے والے بیان کا

اشارہ تک نہیں کیا۔

**الدعوۃ کی شہادت:** مجلہ ''الدعوۃ'' لاہور نے بھی ماہ اپریل کے ص ۵۵ کی اشاعت میں اپنے نواب شاہ کے ''مسئول'' ابوعمیر کے حوالہ سے لکھا ہے کہ ''مذکورہ واقعہ میں جس بھائی ہارون کے جلنے کی باتیں پھیلائی گئی ہیں وہ خود ہمارے پاس آیا اور اس نے بتایا کہ یہ واقعہ جھوٹ ہے اور نہ میں اس واقعہ میں جلا ہوں''۔ یہاں بھی ہارون نے اپنے جھوٹا ہونے کی پردہ پوشی کیلئے واقعہ مذکورہ کو جھوٹ قرار دے کر اپنے جلنے کی مکمل طور پر نفی کی ہے اور ٹانگ جلنے وغیرہ کا اشارہ تک نہیں کیا۔ جس سے واضح ہوگیا کہ ہارون کے متعلق غیر مقلدین کے رسالہ ''الاعتصام'' اور ''سٹیزن ڈیفنس'' کی رپورٹ بالکل جھوٹ ہے اور ہارون دومنہ والا دوغلہ آدمی ہے جو وارہ کے واقعہ میں اپنے جلنے کی پردہ پوشی کیلئے جھوٹ بولتا ہے۔ کسی کو کچھ کہتا ہے، کسی کو کچھ بتاتا ہے تو ایسے غیر ثقہ دوغلے اور جھوٹے آدمی کی رپورٹ کیسے سچی ہوسکتی ہے۔ ❁ سچی رپورٹ محمد پناہ ہی کی ہے جسے قومی اخبارات نے بھی بڑے اہتمام سے شائع کیا ہے اور چشم دید گواہان نے بھی زبانی وتحریری طور پر اس کی (محمد پناہ نے بھی حلفیہ بیان میں ہارون کے جھوٹے الزام تیل ڈال کر آگ لگانے وغیرہ کی تردید کی ہے) حلفیہ گواہی دی ہے جس کی تاریخی دستاویز وریکارڈ دفتر ''رضائے مصطفےٰ'' میں موجود ہے اور گواہان میں ہارون کے بعض قریبی رشتہ دار بھی ہیں۔ خطیب ذیشان مولانا محمد عبدالغفور رضوی گجراتی (گوجرانوالہ) مع خطیب اہلسنت مولانا امانت علی رضوی وارہ ومتعلقہ مقامات پر جاکر خود گواہان سے یہ تاریخی ریکارڈ اور شہادتیں جمع کر کے لائے ہیں۔ لہٰذا مذکورہ حقائق وتصریحات کی روشنی میں جہاں واقعہ وارہ عاشق مصطفےٰ محمد پناہ کی صداقت ومسئلہ علم غیب وحاضر وناظر کی حقانیت اور مذہب

اہلسنّت ومسلک اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی فتح وکامیابی' عظیم قدرتی برہان وتائید ربانی ہے۔ وہاں ہارون نامی شخص اور اس کے مذہب نامہذب کا جھوٹا وباطل ہونا بھی روز روشن کی طرح واضح ہے اور ہٹ دھرمی کا علاج نہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

محمد پناہ کا خطاب اور خصوصی انٹرویو کے کیسٹ رضوی کیسٹ ہاؤس

مکتبہ رضائے مصطفےٰ چوک درالسلام سے دستیاب ہیں۔

................................................................................

# آگ گلزار ہوگئی!

ے عاشق نبی پاک دے نوں آگ نے نئیں ساڑیا
رب اپنے نبی دا ایہہ معجزہ وکھالیا
منکر نوں اے ساڑیا تے حُلیہ وگاڑیا
نبی دیاں دشمنان "نئیں مننا" پکا لیا

❁ اللہ پاک نبی جی دا شان ودھایا اے
نبی پاک دی شان وچہ قرآن سارا آیا اے
کلمے تے نماز تے اذان نے بتایا اے
اوہدا ای اے راج ہن وی اوہدا ای زمانہ اے
اوہدے کول ای پہنچ دے نیں جہنے وی پکاریا

❁ اوہنوں منن والے تے فاروقؓ نے صدیقؓ نے
علیؓ تے عثمانؓ ورگے اوہدے ای رفیق نے
اپنے منن والیاں تے کِنّے اوہ شفیق نے
اوہناں نے اصحاب دا ہے رتبہ ودھالیا

حضرت ابراہیم ؑ تے اگ گلزار ہوگئی، نمرود وہندا رہیا پر منیا نئیں
معجزے موسیٰ نے کئی وکھائے! ایہ پر فرعون وہندار ہیا پر منیا نئیں
مٹھی وچہ کلمہ پڑھیا روڑیاں نے ابوجہل سنیا پر منیا نئیں
''محمد پناہ'' تے اگ گلزار ہو گئی نجدی پڑھیا سنیا پر منیا نئیں

(محمد حفیظ نیازیؔ)

ؑ: علی نبینا وعلیہ السلام..........................................

# ساری خدائی اک طرف، نجدی وہابی اک طرف

مذکورہ بالا عنوان دراصل ذاتی و گھریلو معاملات کے متعلق ایک عوامی محاورہ ہے کہ ضد اور انانیت کے موقع پر خاوند بیوی کی طرفداری کیلئے صرف اس کے بھائی کو ترجیح دیتا ہے۔ اگرچہ اس کے بھائی کے بالمقابل ساری خدائی کیوں نہ ہو(ساری خدائی اک طرف، جورو کا بھائی اک طرف)۔ واقعہ لاڑکانہ کے متعلق دیابنہ وہابیہ نے حقائق و واقعات کے سامنے بے بس اور لاجواب ہو کر ضد وتعصب اور انانیت و ہٹ دھرمی کی جو روش اختیار کی ہے اس کی بناء پر وہابیہ دیابنہ کے متعلق مذکور محاورہ اب یہ صورت اختیار کر گیا ہے کہ:

؎ ساری خدائی اک طرف، نجدی وہابی اک طرف

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ ''عاشق مصطفیٰ محمد پناہ'' کا وارہ میں جو واقعہ ہوا ہے اسے غیر جانبدار روزنامہ قومی اخبارات روزنامہ نوائے وقت پنڈی اسلام آباد، روزنامہ قومی اخبار کراچی، روزنامہ سماج گوجرانوالہ، روزنامہ نوائے وقت لاہور، روزنامہ جرأت کراچی اور ماہنامہ جرأت لاہور، گجراتی زبان کے روزنامہ ''ڈیلی ملت'' کراچی اور ماہنامہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ کے علاوہ ماہنامہ السعید ملتان، ماہنامہ رضوان لاہور، ماہنامہ

انوار لاثانی علی پور' ماہنامہ کنز الایمان لاہور' ماہنامہ ضیاء حرم لاہور' ماہنامہ جمال مصطفےٰ شیخوپورہ' ماہنامہ ماہ طیبہ سیالکوٹ' ماہنامہ فیضان مدینہ لاہور' ماہنامہ تنظیم الاسلام گوجرانوالہ نے بھی بڑے اہتمام سے شائع کیا ہے جبکہ اشتہارات و پمفلٹوں' فوٹو کاپیوں کی صورت میں واقعہ مذکورہ کی پاکستان و بیرون ملک جو اشاعت ہوئی ہے۔اس کا حساب و شمار نہیں ہو سکتا۔اور یقیناً یہ صورتحال ''ساری خدائی اک طرف'' اور زبان خلق ''نقارہ خدا'' کا مصداق ہے جبکہ اس عام صورتحال کے بالمقابل وہابیوں کے ایک غیر معروف ہفت روزہ ''سٹیزن ڈیفنس'' گوجرانوالہ نے محمد پناہ کے واقعہ کے خلاف لکھا ہے اور قبیلہ وہابیہ کے صرف اسی ہفت روزہ کا مضمون دیوبندی' وہابی رسائل الاعتصام لاہور' اہلحدیث لاہور' نصرۃ العلوم گوجرانوالہ اور الدعوۃ لاہور نے شائع کر کے غلط تاثر دینے کی ناکام کوشش کی ہے اور یہ ثابت کر دیا ہے کہ ڈیڑھ اینٹ کی مسجد کے محاورہ کی طرح دیابنہ وہابیہ کا واقعی یہی نظریہ ہے کہ:

ساری خدائی اک طرف' نجدی وہابی اک طرف

حالانکہ بفضلہٖ تعالیٰ انہی صفحات میں ہم نے ''سٹیزن ڈیفنس'' کا پورا محاسبہ کیا ہے اور اس کا مکمل جواب دیا ہے۔

**علاوہ ازیں:** بحکم حدیث **ید اللّٰہ علی الجماعۃ ' اتبعوا السواد الاعظم. ان اللّٰہ لا یجمع امتی علی الضلالہ** ۔اور مروجہ جمہوری نظریہ کے تحت وہی بات قابل قبول ہو سکتی ہے جو ساری خدائی اک طرف اور زبان خلق کا مصداق ہے' نہ کہ دیابنہ وہابیہ کی اقلیت کی بات جو کہ سراسر خلاف عقل و نقل ہے اور جسے کوئی صحیح العقیدہ صحیح الدماغ شخص قبول نہیں کر سکتا۔

**کتنی ستم ظریفی:** اور وہابی نا انصافی اور ہٹ دھرمی ہے کہ ایک طرف محمد پناہ کے حق میں کراچی لاہور حیدر آباد اور پنڈی اسلام آباد کے متعدد غیر جانبدار روزنامہ اخبارات ہیں۔ بکثرت ماہنامہ رسائل و جرائد ہیں۔ وارہ کے اس مقام کی تصویر بھی ہے جہاں آگ جلائی گئی۔ متعدد گواہوں کے حلفیہ بیانات بھی ہیں۔ محمد پناہ کے حق میں وارہ میں جلوس بھی نکالا جا چکا ہے۔ وہ خود بھی متعدد مقامات پر دورہ فرما رہے ہیں اور تقریریں کر رہے ہیں اور یہ سب حقائق و شواہد ان کی صداقت اور سچائی کے واضح دلائل ہیں مگر دیوبندی وہابی ان سب کے بالمقابل صرف اپنے مکتب فکر کا ''سٹیزن ڈیفنس'' لئے پھرتے ہیں۔ یہ چوری و سینہ زوری اور حماقت نہیں تو اور کیا ہے؟

## ماہنامہ ''فیضان مدینہ'' کا محمد پناہ سے انٹرویو

۱۱ اپریل بروز ہفتہ مغرب کے وقت میں لاڑکانہ پہنچا۔ مغرب کی نماز ادا کرنے کے بعد حضرت پیر صاحب پگاڑا کے خاندانِ عالیہ راشدیہ کے چشم و چراغ معروف سکالر حضرت پیر سید زین العابدین راشدی صاحب کے ہاں حاضر ہوا اور محمد پناہ کے انٹرویو کے حوالے سے بات کی۔ راشدی صاحب نے فرمایا کہ ابھی آپ آرام کریں۔ صبح محمد پناہ سے ملاقات کریں گے۔ لاڑکانہ سے تقریباً ۳۲ کلومیٹر دور وارہ کے مقام پر پہنچے۔ علامہ تاج محمد صاحب کے چھوٹے بھائی نے بڑا تعاون کیا۔ دوپہر کو سندھ کا روایتی کھانا بڑے اہتمام سے پیش کیا۔ دوپہر کے بعد علامہ تاج محمد صاحب تشریف لائے اور عصر کی نماز کے دوران محمد پناہ آ کر جماعت میں شامل ہو گئے۔ عصر کے بعد ان سے ملاقات ہوئی اور قارئین کی دلچسپی کیلئے مندرجہ ذیل گفتگو کی۔

**پہلا سوال:** سائیں محمد پناہ آپ کا بہت بہت شکریہ کہ آپ نے ہمیں ملاقات کا وقت دیا

سوال آپ سے یہ ہے کہ آپ کے نام کے ساتھ ٹوٹانی لکھا جاتا ہے' اس کا کیا مطلب ہے؟ یہ کوئی ذات وغیرہ ہے؟

جواب: جی ہاں ہمارا قبیلہ چانڈیہ ہے اور اس کی ایک شاخ ٹوٹانی ہے' اس لئے ہمارے نام کے ساتھ ٹوٹانی لکھا جاتا ہے۔

سوال: آپ کے والد صاحب کا اسم گرامی کیا ہے؟

جواب: میرے والد محترم کا نام محمد ملوک ٹوٹانی ہے۔

سوال: اس وقت آپ کی عمر کتنی ہوگی؟

جواب: میری عمر ۲۶ سال کے قریب ہے۔

سوال: آپ کی شادی تو ضرور ہو چکی ہوگی؟

جواب: میری شادی ہوئی تھی لیکن کچھ عرصہ بعد میری بیوی کا انتقال ہو گیا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون o

سوال: آپ نے کس سکول میں تعلیم حاصل کی؟

جواب: میں کسی سکول وغیرہ میں نہیں پڑھا' بالکل اَن پڑھ ہوں۔

سوال: کسی دینی مدرسہ میں تعلیم حاصل کی؟

جواب: نہیں جناب میں نے آپ کو بتایا ہے نا کہ میں کسی جگہ پر بھی نہیں پڑھا۔

سوال: کس پیشے سے منسلک ہیں؟

جواب: پیشہ مزدوری ہے۔ زمینوں پر (کاشتکاری) کام مل جاتا ہے تو وہ کر لیتے ہیں۔ ٹریکٹر کی مزدوری مل جائے تو وہ کر لیتے ہیں۔ بس مزدور آدمی ہیں اپنا گزارہ کر لیتے ہیں' یہی پیشہ ہے۔

سوال: کچھ لوگوں نے یہ بھی شور کر رکھا ہے کہ زبردستی ہارون کو آگ میں ڈالا گیا ہے

جواب: آگ میں جانے سے پہلے ہم دونوں نے نفل پڑھے، دعائیں مانگیں، کئی لوگ وہاں موجود تھے پھر زبردستی کیسے ہوسکتی ہے؟ وہاں تو اکثر ہارون کے رشتہ دار تھے اور اس کے اپنے لوگ تھے، میں زبردستی کیسے کرسکتا تھا۔

سوال: جب آپ آگ کے اندر کھڑے تھے تو کیسا لگ رہا تھا؟

جواب: بڑا لطف آرہا تھا، ایسا لگتا تھا کہ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا آرہی ہے اور میں حیران تھا کہ آگ کے اندر ہوا کیسے آرہی ہے۔

سوال: یہ بھی بات سننے میں آئی ہے کہ آپ کی طرف کی آگ سبز ہوگئی تھی۔

جواب: مجھے تو معلوم نہیں میں تو اس وقت جذبات میں تھا۔ البتہ جو لوگ موجود تھے وہ یہی بتاتے ہیں کہ میری طرف کی آگ سبز تھی اور ہارون دیوبندی کی طرف کی آگ ویسی ہی تھی جیسی آگ ہوتی ہے۔

سوال: آگ سے نکلنے کے بعد کیا ہوا؟

جواب: لوگوں نے خوشی سے نعرے لگائے، مجھے مبارکباد دی پھر بعد میں شہر میں جلوس نکالا۔ ایک آدمی ہارون کو ڈاکٹر کے پاس لے گیا اور اس کا علاج کرایا پھر اخباروں میں چرچا ہوگیا۔ لوگ دور دور سے مجھے دیکھنے آتے ہیں اور یہ سلسلہ آج تک چل رہا ہے۔

سوال: آپ کا سارا خاندان سنی بریلوی ہے؟

جواب: بالکل ہم کٹر سنی بریلوی ہیں اور علماء اہلسنت بریلوی کے پیروکار ہیں۔

سوال: علماء اہلسنت میں آپ کا پسندیدہ عالم دین کون ہے؟

جواب: ویسے تو سارے ہی علماء اچھے ہیں۔ مجھے مولانا سعید احمد اسعد صاحب اچھے

لگتے ہیں۔ان کا انداز بہت اچھا ہے اور وہ بہت بہادر آدمی ہیں۔

# گواہوں کے بیانات

نوٹ: دو گواہ ہارون کی برادری کے ہیں اور ایک اس کی خالہ کا لڑکا ہے۔آگ جلانے والا اللہ ڈنو سوڈر ممتاز آباد وارہ۔ میں اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر کہتا ہوں۔ مباہلہ کے وقت میں وہاں موجود تھا۔ان دونوں کے پاس ماچس نہیں تھی اس لئے میں نے آگ لگائی۔

سوال: کیا آپ محمد پناہ کو جانتے تھے؟

جواب: نہیں۔

سوال: ہارون کو جانتے تھے؟

جواب: جی ہاں' ہارون نزدیک کا رہنے والا ہے۔محمد پناہ ہم سے کافی دور رہتا ہے۔

سوال: آگ میں جانے سے پہلے دونوں کی کیا حالت تھی؟

جواب: محمد پناہ غصے میں سرخ ہو چکا تھا اور زور زور سے رو رہا تھا اور مدینے والے آقا کو بلاتا تھا اور ہارون کہتا تھا وہ کچھ نہیں کر سکتے۔وہ حاضر ناظر نہیں ہیں۔ پہلے محمد پناہ اندر گیا پھر اس کو پکڑ کر کھینچا بس وہ تو فوراً ہی نکل کر بھاگا اس کی داڑھی جل گئی۔ایک ٹانگ جل گئی اس ٹانگ کی کھال اترتے ہوئے میں نے خود دیکھی اور محمد پناہ کافی دیر آگ میں رہا۔

**باقی گواہان:** ہم خدا تعالیٰ کو مالک اور حاضر ناظر جان کر تصدیق کرتے ہیں کہ جس طرح محمد پناہ نے بیان کیا اسی طرح ہوا تھا اور ہم سب موجود تھے اور یہ واقعہ دیکھ کر حیران ہو گئے۔

۱۔ غلام نبی قریشی' گاؤں مانجھی خاں سوڈر تحصیل وارہ

۲۔ غلام علی ولد خمیسو خاں گاچو (ہارون کی خالہ کا لڑکا)

۳۔ رانجھن ولد محمد فاضل پیرزادہ وارہ (جس ٹریکٹر پر ہارون مزدوری کرتا تھا اس کا ڈرائیور)

۴۔ محمد اسلم ولد محمد عرس بروہی وارہ

۵۔ غلام حسین ولد جانب خاں گانچو، گاؤں حاجی غلام محمد گانچو (ہارون کی برادری کا)

۶۔ غلام حسین ولد مصری خاں گانچو گاؤں عبدالکریم گانچو (ہارون کی برادری کا)

نوٹ: اس گواہ نے ہارون کا ابتدائی علاج اپنی جیب سے کرایا اور ہارون نے اس کے سامنے اعتراف کیا کہ آپ کا بریلوی مسلک سچا ہے اور ہم غلط ہیں اور ابتدائی علاج کے بعد ہارون نے اس شخص کے ساتھ بریلوی مسلک کی مدینہ مسجد میں عصر کی نماز بھی ادا کی لیکن بعد میں دیوبندی مولویوں نے اس کو چھپا دیا تا کہ ان کے باطل فرقے کی بدنامی نہ ہو۔

گواہ نمبر ۷: اللہ ڈنو ولد مزن خاں سوڈر ممتاز آباد ۸۔ محمد علی ولد محمد ملوک

۹۔ غلام حسین ولد محمد ملوک ۱۰۔ حاکم علی

## سفر محبت

(از: صاحبزادہ السید زین العابدین شاہ صاحب راشدی لاڑکانہ)

محمد پناہ کے مباہلہ کی شہرت اخبارات کے ذریعے پنجاب تک پہنچی تو مناظر اسلام علامہ سعید احمد اسعد اپنے ساتھیوں سمیت لاڑکانہ تشریف لائے اور اصرار فرمایا کہ پنجاب کے لوگ محمد پناہ کے مشتاق ہیں۔ لہٰذا آپ محمد پناہ کو لے کر فیصل آباد آئیں۔ چنانچہ چند اہل علم دوستوں (سید بھورل شاہ جیلانی، علامہ تاج محمد نقشبندی، حاجی عبداللہ سومرو، حافظ عبدالرؤف قاسمی، انجمن طلباء اسلام کے مقامی رہنما محمد بخش بگھیو اور ولی محمد آریجہ) کی رفاقت میں ہم لاڑکانہ سے روانہ ہوئے۔ فیصل آباد ریلوے اسٹیشن پر علامہ اسعد صاحب کے چھوٹے بھائی حضرت مولانا مسعود احمد حسان و قاری غلام مصطفٰے شاکر استقبال کیلئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ ان کی معیت میں جامعہ امینیہ شیخ کالونی پہنچے۔

جہاں مناظر اسلام پرتپاک طریقے سے ملے اور خوب میزبانی کی۔ ماشاء اللہ ان کا دستر خواں بھی ان کی لائبریری کی طرح کشادہ تھا۔ ۲۴ مارچ ۱۹۹۸ء کو تاریخ ساز عظمت مصطفیٰ (ﷺ) کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس کیا تھی' عاشقان نبی (ﷺ) کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر تھا جو پارک' مسجد اور دارالعلوم کی تین منزلہ عمارت سے نکل کر پوری شیخ کالونی میں پھیل چکا تھا۔ سامعین کیلئے ۳۶ خصوصی لاؤڈ اسپیکر لگائے گئے تھے۔ علامہ شبیر حسین شاہ صاحب حافظ آبادی اور علامہ محمد سعید احمد اسعد صاحب کے خطابات سننے سے تعلق رکھتے تھے۔ لوگوں پر رقت طاری ہو رہی تھی اور شدت جذبات سے بے قابو ہوئے جاتے تھے۔ ۲۴ تاریخ کا جلسہ ۲۵ تاریخ میں داخل ہو چکا تھا اور کیف و سرور کے حوالے سے جوبن پر نظر آرہا تھا۔ ایسے میں مناظر اسلام نے محمد پناہ کا اعلان کیا تو مجمع میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ لوگ دیوانہ وار کھڑے ہو گئے اور کئی منٹ تک ہر طرف سے نعروں کی گونج اٹھتی رہی۔ شرکاء نے بھرپور طریقے سے اپنے قلبی جذبات کا اظہار کیا جو محمد پناہ کو متاثر کئے بغیر نہ رہ سکا اور محمد پناہ نے "مباہلہ وارہ" کی مکمل روئیداد بڑے جذباتی اور محبت بھرے انداز میں سنائی۔ بعد ازاں صلوٰۃ وسلام پر اختتام ہوا اور لنگر پیش کیا گیا۔

**گوجرانوالہ**: روانگی ۲۵ تاریخ کو ماہنامہ "رضائے مصطفیٰ" کے ایڈیٹر محترم محمد حفیظ نیازی فیصل آباد سے ہمیں گوجرانوالہ لے آئے جب ہم گوجرانوالہ کیلئے روانہ ہوئے تو حضرت حاجی ابوداؤد محمد صادق صاحب کا ایک خیالی خاکہ ذہن میں تھا کہ جس عظیم شخصیت کے مرتب کئے ہوئے تبلیغی پمفلٹ پورے ملک کی مساجد میں خوبصورت فریموں میں آویزاں ہیں جو ۴۸ سال سے مسلسل شائع ہونے والے کثیر الاشاعت ماہنامہ کے چیف ایڈیٹر ہیں۔ جید علماء کے استاد ہیں۔ درجنوں کتابوں کے مصنف ہیں۔ ایک عظیم الشان بین الاقوامی شہرت یافتہ دارالعلوم کے "مہتمم" ہیں وہ کسی کیلئے اپنی

مسند سے اٹھنا اپنی توہین جانتے ہوں گے۔ مگر ہم گوجرانوالہ پہنچے تو ایک سیدھے سادھے صاحب نے بڑھ کر گرمجوشی سے ہمیں گلے لگایا' بیٹھنے کو کہا اور ایک طرف چلے گئے۔ ہم نے تھوڑی دیر بعد حفیظ نیازی صاحب سے خواہش ظاہر کی کہ حضرت حاجی ابوداؤد صاحب کی زیارت کرائیں اور ان سے ملوائیں تو نیازی صاحب مسکرا کر کہنے لگے ابھی جو حضرت خود آپ سے مل کر گئے ہیں یہی تو حاجی ابوداؤد محمد صادق صاحب ہیں۔ ہماری حیرت کی انتہاء نہ رہی کہ یہ حاجی ابوداؤد صاحب ہیں پھر فوراً ہی یہ بات ہماری سمجھ میں آ گئی کہ جو شخص شریعت وسنت کی ذرا سی بھی مخالفت کرنے والے بڑے بڑے علماء اور مشائخ کو فوراً تنبیہ کرتا ہے اسے ایسا ہی ہونا چاہیئے کیونکہ جو خود سادگی اور سچائی کا پیکر ہو وہ دوسروں کو بھی ایسا ہی دیکھنا چاہتا ہے۔ حضرت موصوف نے انتہائی محبت سے ہماری میزبانی فرمائی' خود دسترخوان بچھاتے' خود کھانا لگاتے اور ساتھ ہی شرعی مسائل بھی بتاتے گئے۔ کسی کو فرماتے سنت کے مطابق اس طرح بیٹھیں' کسی کو فرماتے ہاتھ اس طرح دھوئیں' کسی کو بتاتے کھانے کی دعا اس طرح پڑھیں۔ مجھے حضرت کا یہ انداز اتنا بھایا کہ ساری عمر فراموش نہ کرسکوں گا۔ ان کے ساتھ ساتھ ان کے صاحبزادے مولانا محمد داؤد رضوی' حاجی محمد صدیق قادری اور حافظ عبدالوحید بھی ہمیشہ یاد رہیں گے۔ ۲۸ مارچ کو بلال گنج لاہور کے علاقے میں امیر روڈ پر واقع جامع رسولیہ شیرازیہ گئے۔ جامعہ رسولیہ میں داخل ہوتے ہی محقق اسلام شیخ الحدیث علامہ محمد علی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کی یادیں تازہ ہوگئیں۔ اللہ اللہ کیا مرد درویش تھے جب بھی ملتے ان کا دامن محبت کے موتیوں سے بھرا ہوا ہوتا تھا۔ قلمی تعاون کے حوالے سے راقم الحروف کا بڑا لحاظ فرماتے تھے' جس کا اظہار انہوں نے اپنی کتاب ''میزان الکتب'' کے مقدمے میں بھی کیا ہے۔ مرحوم کے صاحبزادے حضرت علامہ رضائے مصطفیٰ علوی سے ملاقات ہوئی۔ نماز ظہر ادا

کرنے کے بعد حضرت محقق اسلام کی تاریخی لائبریری میں صاحبزادہ رضائے مصطفےٰ علوی کے ساتھ کھانا کھایا۔ اتنے میں محمد صلاح الدین سعیدی صاحب بھی آ گئے۔ سعیدی صاحب سے قلمی دوستی تو کافی عرصے سے ہے لیکن پہلی ملاقات فیصل آباد میں ہوئی اور پہلی ملاقات نے اتنا متاثر کیا کہ ان کا خلوص برسوں تک نہیں بھول سکتے۔ سعیدی صاحب کے ساتھ داتا دربار حاضری دی پھر شہر کی معروف دینی ادبی اور سماجی شخصیت حافظ و قاری صاحبزادہ ظفر حسین ظفر کے ادارے ''ظفر دارالکتابت'' گئے۔ بڑی مدارت فرمائی۔ نوشہرہ ورکاں میں محفل نعت میں محمد پناہ کو بلانے کیلئے ہوائی جہاز کے آمد و رفت کے ۲ ٹکٹوں کی پیشکش کی۔ بعدازاں گنج بخش روڈ پر معروف دانشور پیرزادہ اقبال احمد فاروقی صاحب سے ملے پھر قرآن و حدیث کی اشاعت کے معروف ادارے ''فرید بک سٹال'' گئے لیکن ناشران وقرآن وحدیث کی وضع قطع قرآن وحدیث کے خلاف دیکھ کر بہت افسوس ہوا۔ بعدازاں راولپنڈی حضرت پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت عبداللطیف عرف امام بری رحمۃ اللہ علیہ کے مزارات مقدسہ پر حاضری دی۔ سید بھورل شاہ جیلانی اور سعیدی صاحب نے سجادہ نشین حضرت مولانا سید عبدالحق شاہ صاحب سے ملاقات کی۔ رات راولپنڈی میں بہت پرانے اور بے تکلف دوست محترم محمد مشتاق نے پُر تکلف کھانے کا انتظام کیا۔ رات انہیں کے دولت کدے میں قیام پذیر رہے اور صبح ناشتہ کر کے لاہور روانہ ہوئے۔ رات مفتی فضل احمد چشتی صاحب کی زیارت سے مشرف ہوئے اور ان کی شیریں گفتگو سے لطف اندوز ہوئے۔ چشتی صاحب باعمل نوجوان متبع سنت عالم دین ہیں، جن کی نورانی وجاہت کو دیکھ کر دل کو سرور مل رہا تھا اور اُٹھنے کو جی نہیں چاہتا تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کی محبت اور خلوص کو قائم رکھے اور جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔ ❁ منگل ۳۱ مارچ کو صبح سعیدی صاحب کے ساتھ نکلے۔ پہلے داتا

دربار حاضری دی پھر اُردو بازار گئے۔ سعیدی صاحب نے اپنے پیر بھائی مصنف ومترجم کتب کثیرہ سرمایہ اہلسنّت حضرت علامہ محمد صدیق ہزاروی مدظلہ سے ملاقات کرائی۔ حضرت علامہ صاحب سے مل کر دل باغ باغ ہو گیا۔ اتنی معروف اور مصروف شخصیت ہونے کے باوجود بڑے بے تکلف انداز میں ملے اور انتہائی قیمتی وقت ہمیں دیا اور اپنی تازہ تصانیف کا سیٹ بھی عنایت فرمایا۔ مغرب کا کھانا کھا کر اسٹیشن پہنچے۔ سعیدی صاحب نے بڑی پھرتی سے ڈبہ اور سیٹیں تلاش کر کے سامان رکھا۔ ساڑھے نو بجے گاڑی روانہ ہوئی اور یکم اپریل کو بخیر وخوبی یہ ''سفر محبت'' اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

(ماہنامہ فیضان مدینہ لاہور محرم الحرام ۱۴۱۹ھ)

**دورۂ گجرات و جہلم**: عاشق مصطفےٰ محمد پناہ سلمہٗ نے حضرت صاحبزادہ سید علی عابد الحسینی بخاری کی خصوصی دعوت پر رسولپور سیداں شریف تحصیل سرائے عالمگیر ضلع جہلم میں ۹ محرم الحرام ۱۴۱۹ھ کو بتقریب عرس پاک ''حسنین کریمین'' رضی اللہ عنہما اور عرس مبارک شیخ طریقت پیر سید لال حسین شاہ صاحب بخاری علیہ الرحمۃ میں شرکت فرمائی اور اپنے بیان و دیدار سے حاضرین کو محظوظ فرمایا۔ ۱۰ محرم عاشورا مبارک کو ''شہادت کانفرنس'' آستانہ عالیہ قادریہ مراڑیاں شریف میں زیر اہتمام صاحبزادہ پیر محمد افضل قادری عظیم اجتماع میں بیان و دیدار سے محظوظ کیا اور ۱۱ محرم الحرام جمعۃ المبارک کو جامع مسجد میانہ پورہ گجرات میں نماز جمعہ کے موقع پر دیدار و بیان سے محظوظ فرمایا اور بعض معترضین کے اعتراض کے جواب میں فرمایا کہ اگر کوئی میرے ساتھ مخالف تیار ہو تو اب بھی واقعہ وارہ کا انشاءاللہ دوبارہ مظاہرہ ہو سکتا ہے۔

(حاجی عبدالرشید صدر مسجد کمیٹی میانہ پورہ گجرات)

# مباہلہ وارہ کی تاریخی دستاویز۔ عینی شاہدوں کا حلف نامہ

TEN RUPEES

پاکستان

[illegible]

اسلام علی سودر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

حلف نامہ واقعہ مباہلہ وارہ :-

ہم ہر ایک راہجن ولد محمد فاضل قریشی سکنہ وارہ۔ و غلام نبی ولد محمد پناہ قریشی سکنہ وارہ۔ و غلام حسین ولد مہری خان گاٹیچہ سکنہ جمبو خان گاٹیچہ۔ و غلام حسین ولد جانب گاٹیچہ سکنہ حاجی غلام محمد گاٹیچہ۔ و محمد اسلم ولد محمد عرس بردی سکنہ شہر وارہ۔ و الہ ڈنو ولد مزین خان سومرو سکنہ ممتاز آباد۔ و غلام علی ولد خیو خان گاٹیچہ سکنہ خیو خان گاٹیچہ حلفیہ ساتھ اللہ عز و جل اور اسکے رسول مقبول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر جان کر اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ یہ مباہلہ محمد پناہ بریلوی حسینی اور ہارون دیوبندی عطاری کے درمیان حضور نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر و ناظر ہونے اور علم غیب کے متعلق ہوا۔ ہم اس وقت اسی جگہ وہیں موجود تھے اور یہ واقعہ ہمارے سامنے ہوا۔ اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ جو آگ میں داخل ہونے کا قطعی فیصلہ ہارون دیوبندی نے لیا تھا۔ اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ آگ میں داخل ہونے سے پہلے غلام علی ولد خیو خان جو ہارون کے خالہ زاد بھائی ہیں ہارون کو کافی سمجھایا حتیٰ کہ ہاتھ جوڑے پاؤں پڑے۔ لیکن ہارون نے کسی کی منت و سماجت نہ مانی۔ اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ آگ میں داخل ہونے سے پہلے دونوں نے نوافل ادا کئے۔ اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ نوافل ادا کرنے کے بعد ہارون کچھ پڑھ کر دم کر رہا تھا۔ اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ محمد پناہ صدق دل سے روتے ہوئے ندا والا درود شریف۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھ رہا تھا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پکار

الفاظ پکار رہا تھا کہ یا رسول اللہ انظرحالنا و یا حبیب اللہ اسمع قالنا
اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ ازاں بعد اپنے پیر و مرشد سید قبلہ غلام حسین
شاہ صاحب بخاری نقشبندی کو بھی پکار رہا تھا کہ اے میرے پیر و مرشد میری مدد
اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ آگ ہیرالی کی جلائی گئی جو انسانی قد سے
بلند تھی۔ اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ محمد پناہ اور ہارون ہاتھ ملا کر
آگ کی طرف روانہ ہوئے اور پہلے محمد پناہ آگ میں داخل ہوا اس بات
کی گواہی دیتے ہیں کہ۔ محمد پناہ کی طرف جلنے والی آگ کا رنگ سبز تھا
اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ محمد پناہ بے خوف و خطر آگ میں قائم رہا
اور نعرۂ حیدری لگاتا رہا۔ ہم اس بات کی بھی گواہی دیتے ہیں کہ
ہارون کے طرف جلنے والی آگ کا رنگ ویسے تھا جیسا کہ ہوتا ہے۔
ہم اس بات کی بھی گواہی دیتے ہیں کہ۔ جب تک محمد پناہ کا ہاتھ ہارون کے
ہاتھ میں تھا اسے آگ نہ لگی جب ہاتھ چھوڑا تو ہارون کو آگ نے جلا دیا
ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ جب ہارون آگ سے چیختا ہوا
نکلا تو اسکا منہ سیاہ۔ صورت تبدیل اور خوفناک تھی
ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ۔ ہارون کی ایک ٹانگ پاؤں اور گھٹنے
کے درمیان اوپر کا حصہ جلا ہوا تھا۔ ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ
ایک طرف ڈاڑھی اور بھنویں جلی ہوئی تھیں۔ ہم اس بات کی گواہی دیتے
ہیں کہ محمد پناہ کا پورا جسم آگ کے عذاب سے محفوظ تھا۔ اس بات کی بھی
گواہی دیتے ہیں کہ ہارون سے کسی نے بارہ سو روپے یا گھڑا نہیں چھینی اور کسی نے
تیل پھینک کر آگ لگائی۔ اس بات کی بھی گواہی دیتے ہیں کہ لگائے گئے
تمام سارے الزامات جھوٹے ہیں۔ اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ جب
ہم نے ہارون جلا ہوا دیکھا تو ہم پر رقت طاری ہو گئی اور ہم رو رہے تھے
اور خدا کی قدرت کا معائنہ کر رہے تھے۔ اس کے بعد ہمارے کہنے پر
سا تھیوں نے ہارون کا نوشہرہ کے ہسپتال سے علاج کروایا

(جنگ ستمبر ۶۵ میں)

# غیبی و روحانی امداد

۶ ستمبر ۱۹۶۵ء کی جنگ میں ظاہری برتری و پاکستان کی فوجی قوت کے عظیم الشان مظاہرہ کے پس پردہ بفضلہٖ تعالیٰ محبوبانِ خدا و بزرگان دین کی روحانی امداد و باطنی فیوضات بدستور پاکستان وافواج پاکستان کی پشت پناہی فرما رہے تھے اور اس روحانی و باطنی امداد و اعانت کی خبریں تواتر و تسلسل کے ساتھ پاکستانی اخبارات و جرائد میں چھپ رہی تھیں، جن کی کثرت تعداد و مجموعی صورتحال کے بعد کسی دانشمند و انصاف پسند کیلئے شک وشبہ کی کوئی گنجائش نہیں تھی۔

**شورش کاشمیری:** یہاں تک کہ منکرین شانِ رسالت و ولایت مخالفین اہلسنّت کے ترجمان اور علماء اہلحدیث و دیوبند کے ممدوح و ہمنوا شورش کاشمیری نے بھی اپنے مشہور ہفت روزہ ''چٹان'' میں بدیں عنوان بعض واقعات کو اہتمام کے ساتھ شائع کیا کہ:

''سنتے تھے معجزوں کے زمانے گزر گئے''

یعنی سنتے تو تھے کہ معجزوں کے زمانے گزر گئے ہیں لیکن مشاہدہ سے ثابت ہو رہا ہے کہ خاتم النبیین و زندہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات اور آپ کی سچی غلامی کی بدولت اولیاء کرام کی کرامات کا سلسلہ جاری و ساری ہے مگر:

آنکھ والا تیرے جلووں کا نظارہ دیکھے
دیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

الغرض بعنوان بالا شورش کاشمیری نے ''چٹان'' میں لکھا کہ ''یہ ایک کھلی ہوئی حقیقت ہے کہ اس جنگ (ستمبر ۱۹۶۵ء) میں تائید ایزدی' سرکار دو عالم کی پشت پناہی اور بزرگانِ دین کی دُعائیں شامل حال نہ ہوتیں تو شاید پاکستان کو فتح مبین کی بجائے ناقابل رشک حالات سے دوچار ہونا پڑتا۔ حق و باطل کی اس آویزش میں اکثر و پیشتر ایسی باتیں مشاہدے میں آئی ہیں جن پر بظاہر یقین نہیں آتا کہ ایسا بھی ہوسکتا ہے؟ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ایسا ہوا ہے۔ باور کیجئے کہ اسلام اور صرف اسلام ہی ایک دفعہ پھر پاکستان کے مسلمانوں کی حفاظت اور عظمت و سطوت کیلئے ناقابل تسخیر قلعہ بن گیا اور یہ جنگ بھی اسلام کی روحانی قوت کا کرشمہ ثابت ہوئی۔ ان بے شمار مافوق الفطرت واقعات میں نہ تو مبالغہ آرائی کو کوئی دخل ہے اور نہ ہی زیب داستان کیلئے یہ قلمکاری کی گئی ہے۔

**پُر اسرار بزرگ:** ایک محاذ پر توپوں کے دھانے کھلے ہوئے تھے۔ بیسویں صدی کے بھارتی بھیڑیئے گولہ باری کر رہے تھے۔ پاکستانی مجاہد جوابی کاروائی میں مصروف تھے کہ ایک سفید ریش بزرگ سادہ دیہاتی لباس میں عین مورچہ پر تشریف لے آئے اور توپچی کو گولہ پھینکنے کیلئے نشاندہی کرنے لگے۔ آپ انگشت شہادت سے اشارہ کرتے کہ اس طرف گولہ پھینکا جائے۔ چنانچہ ان کے کہنے کے مطابق توپ کا زاویہ بدل دیا جاتا اور عجب بات یہ ہے کہ گولہ ٹھیک نشانہ پر لگتا جس کی وجہ سے دشمن کی صفوں میں نہ صرف ابتری پھیل جاتی بلکہ اس کے بھارتی ٹینک اور توپیں بھی برباد و ناکارہ ہو جاتیں اور آخر کار بھارتی سینک پسپائی پر مجبور ہو جاتے۔ ❁ ایک دن پاکستانی میجر کو خیال آیا کہ یہ درویش کون ہیں جو روزانہ محاذ پر رہنمائی کرتے ہیں۔ دوسرے دن صبح بزرگ موصوف کو

خیمہ میں بلایا گیا۔اردلی افسر کا اشارہ پاتے ہی ایستادہ ہو گیا اور سفید ریش بزرگ سے استفسار کیا گیا آپ کون ہیں؟ اور کہاں سے تشریف لاتے ہیں؟ درویش بزرگ نے کچھ جواب نہ دیا اور بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے پانی طلب کیا۔اردلی پانی لینے گیا تو میجر کرسی پر بیٹھنے کیلئے بڑھا۔ جونہی توجہ دوسری طرف مبذول ہوئی تو...... میجر نے دیکھا وہ کرسی خالی پڑی ہے' جس پر بزرگ تشریف فرما تھے۔ میجر اور تمام لوگ حیران تھے کہ یہ کیا کرشمہ ہے۔ تلاش بسیار کے بعد بھی وہ بزرگ پھر اس محاذ پر نظر نہ آسکے۔

**شیر خدا:** حکیم نیر واسطی لاہور میں جنگ کے دنوں وطن عزیز سے باہر تھے۔ان کا بیان ہے کہ عمرہ کرنے کے بعد جب زیارت روضۂ اطہر کیلئے مدینہ منورہ پہنچا تو وہاں مولانا عبدالغفور مہاجر مدنی نے دورانِ ملاقات فرمایا کہ ایک رات حضرت علی کرم اللہ وجہٗ سے خواب میں ملاقات ہوئی۔ میں نے عرض کیا آپ نجف اشرف سے کیسے تشریف لے آئے تو فرمایا پاکستان پر کفار حملہ آور ہیں اس لئے وہاں جہاد میں شرکت کیلئے جا رہا ہوں

**شیر محمد:** ''ایک عزیز دوست شرقپور سے روایت کرتے ہیں کہ جنگ کے دنوں ایک رات مجھے حضرت میاں شیر محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خواب میں زیارت ہوئی تو آپ کا لباس گرد آلود اور ہاتھ قدرے میلے تھے۔ میں نے پوچھا حضرت اس وقت کون سی مصروفیت ہے تو آپ نے اشارۃً فرمایا کہ محاذ پر جہاد جاری ہے اور مجاہدین کی اعانت فرض ہے''۔

**گنج بخش:** ایک صاحب قصور کے رہنے والے ہیں اور ہر ہفتہ حضرت داتا گنج بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک پر حاضری دیا کرتے ہیں۔ وہ ایک دن حسب معمول مزار پر حاضر ہوئے تو کوشش بسیار کے باوجود صاحب مزار سے کوئی توجہ نہ مل سکی۔

اس پس وپیش کے عالم میں انہوں نے تین دن تک یہیں قیام کیا۔ آخری رات چند لمحات کیلئے زیارت ہوئی تو حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ محاذ پر مصروف تھا۔ سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق تمام بزرگانِ دین پاکستان کی سرحدوں پر متعین کئے گئے ہیں اور پاکستان کی حفاظت کیلئے جہاد کا حکم دے دیا گیا ہے۔

**سبز پوش:** لاہور کی ایک جامع مسجد کے خطیب نے منبر رسول پر کھڑے ہو کر حلفیہ بیان کیا بھارتی فوجیوں اور ہوابازوں کو جب پاکستان کی بہادر فوجوں نے گرفتار کیا تو وہ حیران ہو کر پوچھتے تھے کہ پاکستان کے وہ سبز پوش مجاہد کہاں ہیں کہ ہم سخت سے سخت حملہ کرتے تھے لیکن وہ سبز پوش بڑے اطمینان سے ہمارے حملہ کو ناکارہ بنا دیتے اور ہمیں پسپائی پر مجبور کر دیتے اور...... انتہاء یہ ہے کہ بھارتی ہواباز پاکستان کے ایک معروف شہر پر تقریباً اڑھائی سو بم گراتے ہیں لیکن اللہ کے فضل سے اس شہر کے ہوائی اڈے کا بال بھی بیکا نہیں ہوتا تو یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کا کرشمہ نہیں تو وہ کیا ہے؟ ❁ الغرض ایسے لاتعداد واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ جنگ اللہ تعالیٰ کے فضل سے لڑی گئی ہے اور خالق کون ومکاں کے محبوب سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے بے پایاں فیض وبرکت سے فتح پذیر ہوئی ہے۔ بلاشبہ ایسے خرق عادات واقعات ہوئے ہیں، جن کے چشم دید گواہ ابھی تک موجود ہیں اور ان کی صداقت سے کسی طرح بھی انکار نہیں کیا جا سکتا۔

(ہفت روزہ چٹان لاہور ۲۹ نومبر ۱۹۶۵ء)

**مدینہ منورہ:** سے نور محمد بٹ (کراچی) کے نام مولوی محمد انعام صاحب کا جو مکتوب موصول ہوا ہے اس میں یہ انکشاف کیا گیا ہے کہ یہاں جس روز لاہور پر حملہ ہوا، اُسی

شب میں ایک دو حضرات نے خواب میں دیکھا کہ حرم شریف میں مجمع کثیر ہے اور روضہ اقدس سے جناب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بہت عجلت میں تشریف فرما ہوئے اور ایک بہت خوبصورت تیز رفتار گھوڑے پر سوار ہو کر باب السلام تشریف لے گئے۔ بعض حضرات نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ (ﷺ) اس قدر جلدی گھوڑے پر کہاں تشریف لے جا رہے ہیں۔ فرمایا پاکستان میں جہاد کیلئے۔ ایک دم برق کی مانند بلکہ اس سے بھی کہیں تیز روانہ ہو گئے۔ پیچھے پیچھے مواجہ شریف سے ہی پانچ حضرات اور اس راستہ سے ایک موٹر میں سوار ہو کر ہوائی جہاز کی طرح پرواز کر گئے اور بہت سے خواب اس اثناء میں اللہ کے نیک بندوں نے دیکھے ہیں۔ دُعا فرمایئے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ثابت قدم رکھے اور بطفیل جناب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم فتح اور عزت عطا فرمائے۔ آمین۔ (روزنامہ امروز لاہور ۱۰ اکتوبر ۱۹۶۵ء)

**روضہ مبارک:** ”مدینہ منورہ سے سجادہ نشین درگاہ تونسہ شریف حضرت خواجہ خاں محمد صاحب کو ایک عقیدت مند نے خط لکھا ہے کہ حرم پاک کے ایک غلام دستگیر نامی بزرگ نے خواب دیکھا ہے کہ روضہ مبارک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اندر سے پانچ افراد جو فوجی لباس میں ملبوس تھے برآمد ہوئے اور باب السلام سے نکل کر اونٹوں پر سوار ہو گئے۔ ان کے سر پر لاتعداد پرندے سایہ کئے ہوئے تھے۔ میں نے جب پوچھا کہ کہاں جا رہے ہو تو ان پانچوں فوجی لباس والے بزرگوں نے کہا کہ وہ پاکستان کی مدد کیلئے جا رہے ہیں۔ یہ خط ۷ ستمبر کو لکھا گیا تھا جب پاکستان اور بھارت کے درمیان جنگ جاری تھی۔ خط میں جس بزرگ کے خواب کا حوالہ دیا گیا ہے وہ حرم نبی کے خادم ہیں اور قندھار

(افغانستان) کے رہنے والے ہیں۔ انہوں نے ۱۲ ستمبر کی رات کو یہ خواب حرم شریف میں دیکھا تھا''۔ (روزنامہ مشرق لاہور ۲۳ اکتوبر ۱۹۶۵ء' روزنامہ روزنامہ کوہستان لاہور ۱۰ اکتوبر ۱۹۶۵ء' ہفت روزہ قومی دلیر گوجرانوالہ ۸ نومبر ۱۹۶۵ء بحوالہ پروفیسر حکیم نیرواسطی صاحب سیاح ممالک اسلامیہ)

**تقسیم اسلحہ:** ''ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خواب میں دیکھا کہ وہ مجاہدین میں اسلحہ تقسیم کررہے ہیں''۔ (روزنامہ کوہستان لاہور' ۱۰ نومبر ۱۹۶۵ء بحوالہ نیرواسطی)

**مزارِ بلال:** حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے ایک مجاور نے کہا کہ جس دن رات کو پاکستان پر حملہ ہوا ہے۔ گنبد کے اندر سے حی علی الجہاد کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

(ہفت روزہ ''قومی دلیر'' ۸ نومبر ۶۵ء بحوالہ نیرواسطی)

**اصحابِ بدر:** میں مدینے سے ایک شام جب احرام باندھ کر مکہ معظمہ جانے لگا تو راستہ میں بدر کا میدان اور مغرب کی نماز کا وقت آ گیا تھا۔ ایک بدّو امامت کررہا تھا۔ نماز پڑھ کر وہ پوچھنے لگا کہ تم پاکستان سے آئے ہو۔ میں نے کہا ''ہاں'' اس پر وہ مجھ سے پوچھنے لگا کہ ارے ابھی تمہیں فتح نہیں ہوئی۔ میں نے کہا کہ ابھی پوری فتح نہیں ہوئی۔ اس پر وہ جھڑک کر بولا کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ بدر کے سپاہی یہاں سے اُٹھ کر تمہاری مدد کیلئے پاکستان جائیں اور تمہیں فتح نہ ہو۔ ۞ واپسی پر جب پاکستان آیا تو معلوم ہوا کہ ان بزرگوں نے جو بشارتیں دی تھیں وہ حرف بہ حرف صحیح تھیں اور یہاں جو کچھ ہوا اس میں بلاشبہ اللہ واس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور بزرگانِ ملت بیضا کی تائید غیبی کو بہت بڑا دخل ہے۔ (''قومی دلیر'' ۸ نومبر ۶۵ء بحوالہ نیرواسطی)

**ناقابل تردید حقیقت**: (رپورٹ جنگ کراچی) یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ ہندوستان سے ہماری حالیہ کامیابی کا اصل راز تائید ایزدی ہے۔ بعض بھارتی قیدیوں نے ہماری فوج کے شانہ بشانہ سبز لباس بزرگوں کو لڑتے دیکھا ہے یا کسی سفید پوش بزرگ کو دشمن کے بم اُٹھا کر پانی میں پھینکتے دیکھا ہے۔

**حسنین کریمین**: ایک نہایت معتبر شخص نے بیان کیا کہ ۵ ستمبر کو ایک شخص ایبٹ آباد میں گھاس کاٹ رہا تھا کہ اُس نے دو نوجوانوں کو گھوڑوں پر سوار بڑی تیزی سے گزرتے دیکھا۔ تھوڑی دیر بعد جب کہ گھاس کاٹ چکا تھا۔ اُس نے ایک معمر ہستی کو گھوڑے پر تیزی سے گزرتے دیکھا۔ اُس نے ان کو رُکنے کا اشارہ کیا اور ان سے درخواست کی کہ وہ گھاس کا گٹھڑا اس کے سر پر رکھوا دیں۔ انہوں نے گھوڑے پر بیٹھے بیٹھے اپنی چھڑی سے اشارہ کیا تو گٹھڑا اپنے آپ اس کے سر پر رکھا گیا۔ اس کو ڈر معلوم ہوا لیکن اس نے فوراً اپنا گٹھڑا پھینک کر گھوڑے کی راس پکڑ لی اور پوچھا آپ کون ہیں؟ انہوں نے جواب میں فرمایا ''میں علی ہوں'' سیالکوٹ پر ہندوستان حملہ کرنے والا ہے اور میں وہاں جا رہا ہوں پھر اُس نے دریافت کیا کہ آپ سے پہلے جو دو نوجوان گئے تھے وہ کون تھے؟ انہوں نے جواب دیا ''وہ حسنؑ اور حسینؑ تھے'' گھسیارے نے جس کسی سے بھی یہ واقعہ بیان کیا اُس کا مذاق اُڑایا اور بالآخر ے ستمبر کو سیالکوٹ پر بھارت جیسے ناکارِ دشمن نے حملہ کر دیا۔

**شیخ عبدالقادر جیلانی**: دو فوجیوں کا بیان ہے کہ انہیں بزرگوں پر اعتقاد نہیں تھا لیکن انہوں نے اپنی آنکھوں سے سیالکوٹ کے محاذ پر ایک بزرگ کو گھوڑے پر سوار ہو کر لڑتے دیکھا اور ان کے صافے پر لکھا تھا ''شیخ عبدالقادر جیلانی'' اس قسم کے متعدد واقعات

مشہور ہیں۔(روزنامہ جنگ ۲۴ اکتوبر ۱۹۶۵ء)

**افواج پاکستان کے نعرے:** اللہ اکبر' یا رسول اللہ ' یا علی ۔راولپنڈی ۱۰ اکتوبر ۶۵ء(نمائندہ جنگ)پاکستانی افواج نے اللہ اکبر' یا رسول اللہ ' اور یا علی کے نعرے لگاتے ہوئے بھارتی ٹڈی دل فوج کو بری طرح سے شکست دی ہے۔ اس معرکہ میں نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم اور علی شیر خدا (رضی اللہ عنہ) (مع اولیاء کرام) اپنے مجاہدوں کے سروں پر موجود تھے۔ ۞ ۱۲ سو میل لمبے محاذ پر سبز کپڑوں والے مجاہد سفید لباس میں ایک بزرگ اور گھوڑے پر سوار ایک جری دیکھے گئے۔ ۞ چونڈہ (نہایت معرکۃ الآراء محاذ) کے نزدیک ایک نورانی گروہ کو مہاجرین کی امداد کرتے ہوئے مجاہدین کے ساتھ یا رسول اللہ مدد کے نعرے لگاتے ہوئے دیکھا گیا۔ ۞ سرگودھا کے ہوائی اڈے پر ایک بزرگ اپنی جھولی میں بم لیتے ہوئے دیکھے گئے۔ ۞ بعض مقامات پر یا رسول اللہ اور یا علی کے نعرے سنے گئے۔ ۞ ان معجزات اور محیر العقول واقعات کا اعتراف مسلمان جوانوں مجاہدوں شہریوں کے علاوہ بھارت کے جنگی قیدیوں نے بھی کیا ہے۔(روزنامہ جنگ کراچی ۱۲ اکتوبر ۱۹۶۵ء)

**رام چرن کا خاتمہ:** راولپنڈی ۲۴۔اگست مظفر آباد سے اطلاع ملی ہے کہ کل رات بھارتی فوج نے چناری سے آگے بڑھنے کی کوشش کی تو مجاہدین نے اس کوشش کو ناکام بنا دیا۔ بتایا گیا ہے کہ مجاہدین ''یا علی'' کا نعرہ لگا کر آگے بڑھے تو ایک بھارتی سپاہی رام چرن دہشت سے وہیں لرکر ہلاک ہوگیا''۔

(روزنامہ نوائے وقت ۲۵۔اگست ۶۵ء روزنامہ جنگ کراچی ۲۶۔اگست ۱۹۶۵ء)

**حرفِ آخر:** الحمد للہ متفرقات واقعات کا یہ مجموعہ مبارکہ اپنی نوعیت کی ایک نئی تالیف اور اخباری صحافتی واقعاتی اور مطالعاتی و مشاہداتی حقائق وشواہد کی ایک تاریخی دستاویز تیار ہوگئی ہے جو انشاء اللہ تعالیٰ ایک ایمان افروز اور روح پرور مدلل یادگار ہوگی اور اہل انصاف و پاک باطن صاحب دل اور صاحب روحانیت عوام وخواص کیلئے روحانی و ایمانی تقویت کا باعث بنے گی۔ جہاں تک منکرین شان رسالت وولایت اور مخالفین اہلسنّت کی ضد اور ہٹ دھرمی کا تعلق ہے یہ کوئی نئی بات نہیں۔ ایسے واقعات ومواقع پر ماننے والے مسلمان حضرات ملائکہ کرام ونوری فرشتوں اور قافلہ سالارِ عشق سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی پیروی میں ''آمَنَّا و صَدَّقْنَا'' کہہ کر اپنی روحانیت ونورانیت میں اضافہ کرتے ہیں اور کج بحثی کرنے اور نہ ماننے والے ابلیس لعین وابوجہل ملعون کی پیروی میں ضد بازی، اڑی اور انکار و دریدہ دہنی کا مظاہرہ کر کے بارگاہ الٰہی ومصطفوی سے مزید محروم ومردود ہونے کا سامان کرتے ہیں۔ (والعیاذ باللہ تعالیٰ)

مولانا رومی علیہ الرحمۃ نے کیا خوب فرمایا:

نوریاں مرنوریاں را جاذب اند...... ناریاں مرناریاں رامی کشند

۶ ستمبر ۶۵ء کے مدلل حوالہ جات سے جہاں یہ ثابت ہوا کہ الحمد للہ محبوبانِ خدا حضرات انبیاء واولیاء کے پردہ فرمانے کے بعد بھی ان کی جلوہ گری اور روحانی تصرفات کا سلسلہ جاری ہے وہاں یہ بھی معلوم ہوا کہ یا اللہ، یا رسول اللہ، یا علی افواج پاکستان ومجاہدین اسلام کے ایمان افروز و باطل شکن نعرے ہیں۔ وما علینا الا البلاغ المبین

# دنیائے وہابیت کا کھلا جھوٹ

چھوٹے سائز کا ایک اشتہار دیابنہ وہابیہ کی ''مجلس تحفظ اسلام پاکستان'' کی طرف سے شائع شدہ نظر سے گزرا۔ بعنوان ''لاڑکانہ میں آتش زنی کے مقدمہ سے بچنے کیلئے ایک ڈرامہ۔ دنیائے بریلویت کا کھلا جھوٹ''۔ اس اشتہار میں بھی اسی وہابی جریدہ ''سٹیزن ڈیفنس'' گوجرانوالہ کا سہارا لیا گیا ہے جس پر اس سلسلہ میں دیوبندیت وہابیت کا دارومدار ہے اور بفضلہٖ تعالیٰ کتاب ہذا میں اس کا رڈ کیا جاچکا ہے اور مکمل ومدلل جواب گذشتہ صفحات میں لکھا گیا ہے۔

**تائیدِ غیبی کا مظاہرہ:** جس طرح آتش کدہ وارہ میں حبیب خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب وحاضر وناظر پر ایمان رکھنے والے عاشق مصطفےٰ محمد پناہ پر آگ گلزار ہو گئی اور ''علم غیب وحاضر وناظر'' کا عقیدہ رکھنے والے مذہب اہلسنّت ومسلک اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کی حقانیت وصداقت کا غیبی امداد وتائید ربانی سے کھلا مظاہرہ ہوا۔ الحمدللہ! اسی غیبی امداد وتائید ربانی سے دیابنہ وہابیہ کے اسی زیر بحث اشتہار نے بھی انہی کے ہاتھوں محمد پناہ کی صداقت پر مہر تصدیق ثبت کر دی اور مشتہرین کا منہ کالا کر کے واضح کر دیا کہ ''کھلا جھوٹ'' دنیائے بریلویت کا نہیں بلکہ یہی اشتہار شائع کرنے والے ''دنیائے دیوبندیت وہابیت کا کھلا جھوٹ ہے'' اور وہ اس طرح کہ اوّلاً نام نہاد ''مجلس تحفظ اسلام'' نے لکھا ہے کہ لاڑکانہ میں آتش زنی کے مقدمہ سے بچنے کیلئے یہ ڈرامہ رچایا گیا ہے۔ حالانکہ یہ خود ان کا جھوٹ ہے اس لئے کہ اگر ہارون پر تیل

ڈال کر جلانے کا واقعہ سچا ہوتا تو اشتہار بازی کی بجائے محمد پناہ اور ان کے رفقاء کے خلاف تھانہ میں پرچہ درج کرایا جاتا اور اگر تھانے والے پس و پیش کرتے تو معاملہ عدالت میں لے جاتے مگر دیوبندی وہابیوں کا ایسا نہ کرنا محمد پناہ کی سچائی اور خود ان کے جھوٹا ہونے کا ثبوت ہے۔

**ثانیاً:** اسی اشتہار کے عنوان اور درمیان میں لکھا ہے کہ ''محمد پناہ کے دو بھائیوں نے ہارون کو پکڑے رکھا اور ایک نے ٹریکٹر سے تیل نکال کر ہارون پر پھینکا اور آگ لگادی'' جبکہ اشتہار کے آخر میں لکھا ہے کہ ''ہم دعویٰ کرتے ہیں کہ ہارون کی نہ تو داڑھی جلی ہے نہ ہاتھ پاؤں جھلسے ہیں'' جبکہ یہ کھلا ہوا تضاد اور جھوٹ ہے کہ ہارون پر تیل ڈال کر اسے آگ بھی لگائی جائے اور اس پر آگ کا کوئی اثر بھی نہ ہو اگر تیل ڈال کر آگ لگانے کی بات صحیح ہے تو ہارون کے پاؤں نہ جھلنے کی بات جھوٹ ہے اور اگر ہاتھ پاؤں نہ جھلنے کی بات صحیح ہے تو پھر آتش زنی اور تیل ڈال کر آگ لگانے کی بات جھوٹ ہے اور دونوں طرح اشتہار بازی کرنے والے دیابنہ وہابیہ کا جھوٹا ہونا ثابت ہوتا ہے جبکہ ''سٹیزن ڈیفنس'' کے مطابق ہارون کی ٹانگ جلنے کی رپورٹ بھی اشتہار بازی کرنے والوں کے جھوٹا ہونے کی دلیل ہے بلکہ اشتہار کے مطابق ''سٹیزن ڈیفنس'' جھوٹا ہے۔

☆☆===============☆☆

آگ ہے اولادِ ابراہیم ہے نمرود ہے
کیا کسی کو پھر کسی کا امتحاں مقصود ہے

# آتشکدۂ وارہ ضلع لاڑکانہ



"مباہلہ وارہ" کی وہ جگہ جہاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ظاہر ہوا محمد پناہ پر گلزار ہونے اور گستاخ رسول کو جلانے والی آگ کے نشانات آج بھی باقی ہیں

آڈیو کیسٹیں: عاشق مصطفےٰ محمد پناہ کیلئے آگ کا گلزار ہونا واقعہ وارہ ضلع لاڑکانہ سندھ

خصوصی خطاب: محمد پناہ کی کہانی محمد پناہ کی زبانی۔ ۶۰ منٹ اُردو

محمد پناہ کا خصوصی انٹرویو۔ ۶۰ منٹ اُردو